بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ 40/41

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

6/13 رجب 1421 ہجری 5/12 اخاء 1379 ہش 5/12 اکتوبر 2000

Postal Reg. No: PB/1023/'2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

حضور احمدیہ

لندن ۱۷ اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

کینیا، ایتھوپیا، تنزانیہ، فرانس، جرمنی، برطانیہ، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور نئی جماعتوں، مساجد اور تبلیغی مراکز میں اضافہ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

گزشتہ ایک سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۵۲۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔

ان میں سے ۶۱۷۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے

عالمی بیعت کے آغاز سے اب تک فرنچ سپیکنگ ممالک میں دو کروڑ ۸ لاکھ ۶۳ ہزار ۳۵۲ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ گزشتہ ایک سال میں صرف ہندوستان کی دو کروڑ ۹ لاکھ سعید فطرت روحیں جماعت اسلامیہ احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خطاب)

(قسط نمبر ۳)

کینیا (Kenya)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کینیا ان ممالک میں سے ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کینیا میں دوران سال ۱۲۰ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۵۰ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ اس سال ۲۴ مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور ۴ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

وسیم احمد صاحب چیمہ جو اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ :وریا ڈسٹرکٹ یا کوریا لینڈ کینیا کے ساؤتھ نیانزا میں واقعہ ہے۔ اس سارے ڈسٹرکٹ میں دو سال قبل ایک بھی احمدی نہیں تھا اور اگر کوئی تھا بھی تو جماعت اس سے بے خبر تھی۔ اب اس علاقہ میں خدا کے فضل سے کوریا قوم نے بہت اچھی طرح احمدیت کا استقبال کیا۔ اس وقت تک ۹۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور ۲۶ سے زائد جماعتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ مالی نظام بھی مستحکم ہو چکا ہے۔ ۶ داعین الی اللہ اور معلمین کام کر رہے ہیں۔ ہر گاؤں میں مساجد کے لئے جگہ پیش کی جا رہی ہے اور اس کوشش میں ہیں کہ پہلے ان کے ہاں مسجد بنائی جائے۔ جماعت نے فوری طور پر برلب سڑک ایک خوبصورت مسجد اور تبلیغی مرکز بنا کر دئے ہیں۔

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی، حضرت چوہدری فتح محمد صاحب بھینی بانگر، حضرت صوفی نبی بخش صاحب لاہوری، حضرت مفتی فضل الرحمن صاحب، حضرت گلاب خان صاحب، حضرت میاں فیروز الدین صاحب سیالکوٹی، حضرت شیخ صاحب دین صاحب، حضرت میاں گوہر دین صاحب، حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا دلنشین تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

(اسلام آباد۔ (ٹلفورڈ) ۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء): آج ساڑھے چار بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں خطاب کے لئے تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم راؤان ناصر صاحب آف انڈونیشیا نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے تلاوت کے اس حصہ کا ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے جلسہ کے موقع پر موصول ہونے والے بعض معززین کے پیغامات پڑھ کر سنائے اور گنی بساؤ کے نمائندہ نے بھی حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الصف کی حسب ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ. قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ. فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ. فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ﴾۔ (سورۃ الصف آیت ۱۵) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کی میری تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر تقاریر کا سلسلہ ہے۔ اس تقریر کو روایات صحابہ کے رجسٹر سے تیار کیا

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

"اسلامی دہشت گردی"۔۔ اصل حقیقت کیا ہے؟

قسط: 2

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ملی ٹینسی اور دہشت گردی کی بنیاد ہی دراصل اسرائیل کے وجود سے پڑی ہے! جس کو امریکہ اور اس کے حلیف ممالک نے ہوا دی ہے۔ اس تعلق میں انشاء اللہ ہم اس مضمون میں آگے کہیں ذکر کریں گے لیکن فی الحال یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلامی جہاد جسے اپنوں اور پرایوں نے نا سمجھی اور دشمنی کے نتیجہ میں ایک قابل اعتراض چیز بنادیا ہے اس کا پس منظر کیا ہے لیکن اس سے پہلے ہم دوٹوک عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آج دنیا میں اسلامی جہاد کے نام پر جہاں جہاں بھی جنگیں لڑی جارہی ہیں انہیں اسلامی جہاد کا نام ہرگز نہیں دیا جاسکتا البتہ ان سب کو زیادہ سے زیادہ سیاسی جنگیں کہا جاسکتا ہے جو کہیں مسلمان اپنے حقوق کیلئے لڑ رہے ہیں تو کہیں غیر بھی اپنے حقوق کیلئے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اسلام کے معنی سلامتی اور امن کے ہیں پھر کس طرح ممکن ہے کہ اسلام اپنے سیاسی غلبہ کیلئے یا غیروں کے قتل کیلئے یا انہیں مسلمان بنانے کیلئے تلوار اُٹھانے کی اجازت دے حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ظلم کی تلوار پہلے روز سے ہی اسلام کے خلاف اُٹھائی گئی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ نے توحید کا پرچار شروع کیا جب آپ نے انسانوں کو اپنے ہی جیسے انسانوں کے ظلم وستم سے بچانے کی آواز خدا کے حکم سے اُٹھائی تب مذہبی ٹھیکیدار اپنی ظلم کی تلوار اُٹھاکر آنحضرت ﷺ اور اُن معصوم انسانوں پر پل پڑے جو خدائے واحد کی عبادت اور انسانیت کی عزت بچانے کیلئے دنیا میں مصروف تھے اس تعلق میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آنحضرت ﷺ نے مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک سخت دل کافروں کے ہاتھ سے وہ مصیبتیں اُٹھائیں اور وہ دُکھ دیکھے کہ بجز ان برگزیدہ لوگوں کے جن کو خدا پر نہایت درجہ بھروسہ ہوتا ہے کوئی شخص ان دُکھوں کو برداشت نہیں کرسکتا اور اس مدت میں کئی عزیز صحابہ آنحضرت ﷺ کے نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے اور بعض کو بار بار زدوکوب کرکے موت کے قریب کردیا اور بعض دفعہ ظالموں نے آنحضرت ﷺ پر اسقدر پتھر چلائے کہ آپ سر سے لیکر پاؤں تک خون سے آلودہ ہوگئے اور آخر کار کافروں نے یہ منصوبہ سوچا کہ آنحضرت ﷺ کو قتل کرکے اس مذہب کا فیصلہ ہی کردیں تب اس نیت سے انہوں نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ تب آپ اپنے ایک رفیق کے ساتھ جس کا نام ابوبکر تھا نکل آئے اور خدا کا یہ معجزہ تھا کہ باوجودیکہ صدہا لوگوں نے محاصرہ کیا تھا مگر ایک شخص نے بھی آنحضرت ﷺ کو نہ دیکھا اور آپ شہر سے باہر آگئے اور ایک پتھر پر کھڑے ہوکر مکہ کو مخاطب کرکے کہا کہ اے مکہ تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن تھا اگر میری قوم مجھ کو تجھ سے نہ نکالتی تو میں ہرگز نہ نکلتا تب اس وقت بعض پہلے نوشتوں کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ وہ نبی اپنے وطن سے نکالا جائے گا مگر پھر بھی کفار نے اسی قدر پر صبر نہ کیا اور تعاقب کرکے چاہا کہ بہرحال قتل کردیں۔ لیکن خدا نے اپنے نبی کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور آنجناب پوشیدہ طور پر مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے آئے اور پھر بھی کفار اس تدبیر میں لگے رہے کہ مسلمانوں کو بکلی نیست ونابود کردیں اور اگر خدا تعالیٰ کی حمایت اور نصرت نہ ہوتی تو ان دنوں میں اسلام کا قلع قمع کرنا نہایت سہل تھا کیونکہ دشمن تو کئی لاکھ آدمی تھے مگر مکہ سے ہجرت کرنے کے وقت آنحضرت ﷺ کے رفیق ستر سے زیادہ نہ تھے اور وہ بھی متفرق ملکوں کی طرف ہجرت کرگئے تھے پس اس حالت میں ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ جبر کرنے کی کونسی صورت تھی غرض جب کافروں کا ظلم نہایت درجہ تک پہنچ گیا اور وہ کسی طرح آزاد دہی سے باز نہ آئے اور انہوں نے اس بات پر مصمم ارادہ کرلیا کہ تلوار کے ساتھ مسلمانوں کا خاتمہ کردیں تب اللہ نے اپنے نبی کو دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی۔"

(چشمۂ معرفت (خاتمہ) صفحہ ۱۴-۱۹)

پھر فرماتے ہیں:۔ "اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں اب تک موجود ہے یہ ہے أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْر. الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ (الحج ۴۰-۴۱) یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ اقتباس میں پیش کردہ آیت 'جہاد کے تعلق سے ایک مکمل ضابطہ ہے اور نہایت وضاحت سے جہاد کی غرض وغایت بیان کرتی ہے اس آیت میں بتایا گیا ہے۔

ا۔ جنگ کی ابتداء کفار کی طرف سے تھی۔

۲۔ مخالفین مسلمانوں کی مذہبی آزادی پر تبر رکھنا چاہتے تھے۔

قرآن مجید نے بتایا ہے کہ اسلامی جہاد کی صرف یہ وجہ تھی کہ مسلمان کہتے تھے کہ "ہمارا رب اللہ ہے" اور کفار کو یہ بات منظور نہیں تھی۔

۳۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر مذہبی آزادی سلب کرنے پر بھی مسلمانوں کو صبر کی ہی تعلیم دی جاتی تو مسلمان تو صبر کرلیتے لیکن دنیا سے آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا خاتمہ ہوجاتا اور نہ صرف مساجد بلکہ یہودیوں عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے درمیان آپس میں مذہبی جنگیں چھڑ تیں اور ایک دوسرے کے معابد ومساجد اور متبرک مقامات تباہ وبرباد کردئے جاتے۔

۶۔ مذکورہ آیت سے جہاد کا ایک بنیادی اصول یہ بھی معلوم ہوگا کہ جہاد بالسیف ہمیشہ دفاعی رنگ میں ہوتا ہے پہلے دوسروں کی طرف سے مذہبی آزادی کا ظلم شروع ہوتا ہے اور جب اس کی انتہا ہو جیسا کہ مسلمانوں کو ان کے وطن سے بھی نکال دیا گیا تو پھر جہاد کا حکم صادر ہوتا ہے اور پھر ان شرائط کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہوجاتا ہے۔

ان تمام مظالم کی انتہا ہونے کے بعد جب اسلامی جہاد شروع ہوا تو اسلام نے اس کے ایسے آداب مقرر فرمائے ہیں کہ آج ترقی یافتہ دور میں بھی جنگوں کے ان آداب کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا اور یہ وہ آداب جنگ ہیں جن کے متعلق مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی سیاسی جنگوں میں بھی اپنوں اور غیروں کے درمیان انہیں ملحوظ رکھیں۔

حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد میں آنحضرت ﷺ کا جنگوں سے متعلق ایک جامع فرمان یوں درج ہے آپ فرماتے ہیں۔

اغزوابسم الله وقاتلوا فی سبیل الله ولا تغلو ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا ولا امراة (مسلم) ولا تقتلوا اصحاب الصوامع (طحاوی) ولا تقتلوا شيخاً فانيا ولا طفلاً ولا صغيرا ولا امراة واصلحوا واحسنوا ان الله يحب المحسنين (ابوداؤد)

یعنی اے مسلمانو! اللہ کا نام لیکر جہاد کرو اور اللہ کے دین کے راستہ میں لڑو یعنی آزادی مذہب کی خاطر جہاد کرو یا در کھو بددیانتی نہ کرنا اور نہ کسی قوم سے دھوکا کرنا اور دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ نہ کرنا عربوں میں رواج تھا کہ مفتوح قوم کے سپاہیوں کو ذلیل کرنے کیلئے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور بچوں عورتوں اور مذہبی عبادت گاہ کے لوگوں کو قتل نہ کرنا (ایک اور حدیث میں ہے) کسی معمر بزرگ اور چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہ کرنا اور ملک میں اصلاح کو قائم رکھنا اور احسان سے کام لینا اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ کوئی فوجی دستہ روانہ فرماتے تو یہ نصیحت کرتے۔ الذين زعموا انهم حبسوا انفسهم لله فذرهم وما زعموا انهم حبسوا انفسهم له ..... ولا تقطعن شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا۔

(موطا امام مالک)

یعنی وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے خود کو اللہ کیلئے وقف کررکھا ہے ان کو اور اس چیز کو جس کی خاطر انہوں نے خود کو وقف کررکھا ہے چھوڑ دینا۔ اور کچھ نہ کہنا یعنی جس چیز کو وہ اللہ کہہ کر مانتے ہیں جو بھی ان کا عبادت خانہ ہے اُسے اور ان کو چھیڑنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ اسی طرح بحالت جنگ کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا اور کسی آبادی کو ویران نہ کرنا یعنی ان کی بنیادی ضروریات روٹی کپڑا اور مکان، پانی جس کے نہ ہونے کے نتیجہ میں وہ ویران وتباہ وبرباد ہوسکتے ہیں ہمیشہ خیال رکھنا۔

بخاری اور مسلم ہر دو میں یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا صحابہ کو تاکیدی حکم تھا کہ لڑائی میں کسی کے منہ پر چوٹ نہ ماریں جنگی قیدیوں کے متعلق قرآن مجید کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کا سختی سے یہ فرمان تھا کہ جب تک عملاً لڑائی نہ ہولے قیدی نہ بنائے جائیں یہ نہیں کہ دشمن کو دیکھا اور کمزور پاکر قیدی بنا لیا۔

حکم تھا کہ جنگ کے بعد جو قیدی پکڑے جائیں یا تو بطور احسان کے اُنہیں یونہی چھوڑ دیا جائے اور اگر ایسا کرنے میں خطرہ ہو تو پھر قید میں ہی رکھا جائے مگر یہ قید صرف اس وقت تک رہ سکتی ہے جب تک جنگ جاری رہے یا جنگ کی وجہ سے جو بوجھ پڑا ہے اسے وصول نہ کرلیا جائے۔

قیدیوں کے ساتھ خاص طور پر نرمی اور شفقت کرنے کی تعلیم تھی رشتہ دار قیدیوں کو ایک دوسرے سے ملاکر رکھا جاتا تھا۔

دوران جنگ عہد وپیمان کی پابندی کا خاص احترام کیا جاتا تھا آنحضرت ﷺ کا فرمان تھا۔

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جو لوگ دوسروں کے غم میں مبتلا ہو کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اللہ خود ان کے غم اٹھا لیتا ہے اور خود ان کا والی او روارث ہو جاتا ہے

ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے

اے شدید البطش! تو اپنی قوت و قدرت کو ظاہر فرما۔ آسمان سے اپنے نور کے نشان دکھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا تذکرہ

اللہ نے اس جلسہ پر بہت کامیابی عطا کی ہے اور ابھی اگلے جلسہ کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے
چار کروڑ سے زائد محض خدا کے فضل سے عطا ہوئے ہیں ۔ آئندہ آٹھ کروڑ سے زائد کی امید رکھتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۴؍اگست ۲۰۰۰ء بمطابق ۴؍ظہور ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا جو میں تذکرہ کر رہا ہوں وہ اس خطبہ میں بھی جاری رہے گا اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی چند خطبات پر محیط ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فارسی کلام سے آپ کی نظم کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جو سراسر دعائیہ کلام ہے۔

”اے میرے قادر زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، اے میرے رحیم اور مہربان ہادی آقا، اے میرے مولا تو دلوں پر نظر رکھتا ہے اور اے وہ کہ تیرے سامنے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔ اگر تو دیکھتا ہے کہ فسق و شرارت سے بھرپور ہوں اور اگر تُو دیکھتا ہے کہ میں ایک بدطینت آدمی ہوں تو تُو مجھ بدکار کو پارہ پارہ کر کے ہلاک کر دے اور میرے مخالف گروہ کو میری اس حالت سے خوش کر دے۔ ان کے دلوں پر رحمت کی بارش برسا اور ان کی ہر مراد اپنے فضل سے پوری کر دے۔ میرے در و دیوار پر اپنے غضب کی آگ برسا۔ تو آپ میرا دشمن ہو کر میرے کاروبار کو تباہ کر دے۔

لیکن میرے مولا اگر تو نے مجھے اپنے بندوں میں پایا ہے اور اپنے آستانہ کو میری توجہ کا قبلہ پایا ہے اور میرے دل میں اس محبت کو دیکھا ہے جسے تو نے دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے تو پھر میرے آقا میرے ساتھ وہ سلوک فرما جو تیری محبت کا نتیجہ ہے اور کسی قدر وہ راز محبت جو میرے ساتھ ہے ظاہر فرما“۔ یہ بھی بہت ہی گہرا عارفانہ کلام ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب کلام گہرے عارفانہ ہوتے ہیں یہ نہیں کہتے میری ساری محبت کا راز لوگوں کو بتا دے۔ ”کسی قدر وہ راز محبت جو میرے ساتھ ہے ظاہر فرما“۔

”میرے مولا تو ہر تلاش کرنے والے کی طرف چل کر آتا ہے اور تو ہر سوز محبت میں جلنے والے کی سوزش قلب سے آگاہ ہے میں تجھے اس تعلق کا واسطہ دیتا ہوں جو مجھے تجھ سے ہے، ہاں اس محبت کا واسطہ دیتا ہوں جس کا پودا میں نے اپنے دل میں لگا رکھا ہے۔ تو آج مجھے الزامات سے جو اندھی دنیا لگا رہی ہے بری ٹھہرانے کے لئے باہر نکل۔ تُو ہی تو میری پناہ اور ماویٰ و ملجا ہے۔ وہ آگ جو تو نے میرے دل میں روشن کی ہے اور جس نے غیر اللہ کی محبت کو جلا ڈالا ہے اس آگ سے میرے چہرہ کو منور کر دے اور میری اس تاریک و تار رات کو روز روشن سے بدل دے۔ اس اندھی دنیا کی آنکھوں کو روشن کر دے۔ اے شدید البطش تو اپنی قوت و قدرت کو ظاہر فرما اور آسمان سے اپنے نور کے نشان دکھا، اپنے باغ سے پھول کھلا دے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ دنیا فسق و فساد سے بھری ہوئی ہے اور غفلت کا اس قدر دَور دَورہ ہے کہ غافل انسان موت کو بھول چکے ہیں، حقیقت سے بالکل غافل اور بیگانہ ہیں۔ بچوں کی سی حالت ہو چکی ہے اور فسانوں پر مائل ہیں۔ دلوں سے دولت حقیقی کی محبت ٹھنڈی ہو گئی ہے اور دلوں کو کوچہ راست سے پھیر دیا ہے۔ حالت ایسی ہو چکی ہے کہ طوفان امڈا آ رہا ہے اور رات اندھیری ہے۔ پس اس حالت کو دور کر کے اپنی رحمت و کرم سے آفتاب کو روشن کر دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند عربی دعائیہ اشعار کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

”اے ہمارے رب! اپنے فضل سے ہماری تائید کر اور اس شخص سے انتقام لے جو حق کو خس و خاشاک کی طرح دھتکارتا ہے۔ اے میرے رب! میری قوم جہالت کے اندھیرے میں چلی گئی ہے۔ سو تو رحم کر اور انہیں روشنی کے گھر میں اتار“۔(انجام آتھم صفحہ ۲۷۷)۔ ”اے ہمارے خدا! ہمارے درمیان باعزت فیصلہ فرما۔ اے وہ ذات جو میرے دل اور میرے ظاہر کی اندرونی حقیقت کو دیکھ رہی ہے، اے وہ ذات کہ جس کے دروازے میں سائلوں کے لئے کھلے ہوئے دیکھتا ہوں، تو میری دعا رد نہ فرما“۔(الاستفتاء، ضمیمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳۵)

پھر آئینہ کمالات اسلام میں یہ دعا ہے: ”اے میرے رب! اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ“۔(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۴)

شدید منکرین اور دشمنان دین حق کی تباہی کی دعا: يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِي وَمَزِّقْ أَعْدَائَكَ وَأَعْدَائِي وَ اَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَ لاَ تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۹)۔

یعنی اے میرے رب! میری دعا کو سُن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندہ کی مدد فرما اور ہمیں وعدوں کے دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت دے اور شریر کافروں میں سے کوئی نہ باقی چھوڑ۔

ایک مخالف مولوی کی ایذاء رسانیوں پر درد بھری دعا: ”اے میرے مولا! اے میرے

آقا! مَیں نے اس شخص کی تمام سخت باتوں اور لعنتوں اور تعلیوں کا جواب تیرے پر چھوڑا۔ اگر تیری یہی مرضی ہے تو جو کچھ تیری مرضی ہے وہ میری ہے۔ مجھے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہئے کہ تو راضی ہو۔ میرا دل تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ تیری نگاہیں میری تہہ تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر مجھ میں کچھ فرق ہے تو نکال ڈال اور اگر تیری نگاہ میں مجھ سے کچھ بدی ہے تو میں تیرے ہی منہ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے پیارے ہادی اگر میں نے ہلاکت کی راہ اختیار کی ہے تو مجھے اس سے بچا اور وہ کام کرا کہ جس میں تیری رضامندی ہو۔ میری روح بول رہی ہے کہ تو میرے لئے ہے اور ہوگا۔

جب سے کہ تو نے کہا میں تیرے ساتھ ہوں اور جب سے کہ تو نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اِنِّی مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ اور جب سے کہ تو نے دلجوئی اور نوازش کی راہ سے مجھے کہا کہ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ تو اسی دم سے میرے قالب میں جان آگئی۔ تیری دلآرام باتیں میرے زخموں کی مرہم ہیں، تیرے محبت آمیز کلمات میرے غم رسیدہ دل کے مفرّح ہیں۔ میں غموں میں ڈوبا ہوا تھا تو نے مجھے بشارتیں دیں، میں مصیبت زدہ تھا تو نے مجھے پوچھا۔ پیارے میرے لئے خوشی کافی ہے کہ تو میرے لئے ہے اور میں تیرے لئے ہوں۔ تیرے حملے دشمنوں کی صف توڑیں گے اور تیرے تمام پاک وعدے پورے ہونگے تو اپنے بندہ کا آمرزگار ہوگا"۔

(آسمانی فیصلہ ۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۱۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فارسی منظوم کلام کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:

"وہ اللہ تعالیٰ بزرگ و پاک ہے جس نے سورج چاند اور افلاک کو پیدا کیا۔ ہر راستہ اور کوچہ اشرار سے بھر گیا ہے۔ اے خدا اپنے دین کو پھر زندہ کر، اپنے دین کی شوکت کو ظاہر کر، پھر رحم سے ہم پر نظر کر، پھر دین احمد کو زندہ فرمادے، کفر کی مکھی کو دنیا سے دور فرما، کفر و کافر کو دنیا سے اٹھا، کتے اور مردار کو دور کر کے راحت عطا کر"۔ یہ "کفر کی مکھی کو دنیا سے دور فرما" سے مراد یہ ہے کہ مکھی کو عادت ہے کہ پھر اڑ کر بار بار بیٹھتی ہے اور ہر وقت خیال کو تبدیل کرتی ہے تو یہ منشاء ہے کفر کی مکھی کو دنیا سے دور کر۔

"اے خدائے قادر و منان میری جان کو دین کے اس غم سے نجات دے، تو بخشنے والا ہے، سب سے بڑھ کر ہے، تیری بخشش کی کوئی انتہاء نہیں۔ دونوں جہانوں میں تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو ہی ایک واحد لاشریک خدا ہے۔ تو بزرگ ہے اور تیری شان عظیم ہے۔ تو اکیلا ہے، تو پاک ہے، تو لاشریک ازلی و ابدی خدا ہے۔ اے خدا ترقی دین کے لئے میری ہمت کو بڑھا۔ تو اس کے لئے میری کمر کو مضبوط کر اور میری راہنمائی فرما، میرے دل میں اس قدر درد دین کے لئے پیدا کر دے کہ بڑے بڑے دکھی دل بھی اس پر رشک کریں۔ پاک لوگوں کے کوچہ کی خاک میرا سر ہو۔

میری آنکھوں میں صداقت کی روشنی بخش، میرے تمام کاموں کو ایسے طور پر سرانجام دے کہ ان میں حُسن پیدا ہو۔ اپنے نفسانی وجود سے مجھے اس طرح نکال دے کہ شیطان کا تصرف اس میں نہ رہے۔ میرے اندر سے خود پرستی کی بنیاد کو گرا دے۔ مجھے اپنے نفس سے گم کر اور اپنی ہستی میں زندگی بخش۔ میرے اندر ایک ایسی کشش پیدا کر دے کہ تیری محبت کی بو کا نشان پالے اور پھر اس کے بغیر ایک دم بھی مجھے آرام نہ ملے۔ میرے دل کو کبر اور غرور سے پاک کر اور میرے سینہ کو اپنے نور سے منور کر دے۔ اپنے عشق میں مجھے ایسا اسیر کر کہ اس کے سوا میری کوئی شاخ و جڑ نہ ہو۔ میری جان میں مجنوں کا شور پیدا کر دے اور اپنا ہی مجذوب اور مست بنالے۔ میری ایسی حالت ہو جائے کہ تیرے بغیر ایک دم بھی ہوش نہ ہو اور تیرے بغیر میری زبان سے نہ کچھ نکلے اور نہ میرے کان کچھ سنیں۔ میری حالت ایسی ہو جائے کہ تیرے سوا میں کسی کو کچھ نہ سمجھوں اور اس کی قیمت میرے نزدیک ایک کوڑی بھی نہ ہو۔

ہاں مجھے ایسا بنادے کہ دنیا سے میرا کوئی کام نہ رہے۔ دنیا کیا زمانہ سے بھی مجھے کوئی کام نہ رہے۔ میں تیری محبت کی چاہ میں ایسا اسیر ہو جاؤں کہ پھر اس سے کبھی باہر نہ نکل سکوں۔ سیم و زر یعنی سونا چاندی میری نظر میں حقیر کر دے۔ میرا سب سے عظیم تر مقصد فقر کر دے۔ مجھ کو وہ عقل عطا فرما جو حق ہو اور تیرے راستے میں بسر و چشم آؤں۔ میری جان میں اپنے عشق کی نمک ریزی فرما

اور اس محبت میں مجھے مست و مجذوب کر دے۔ میری خواہشوں کا منتہاء تیری مدح و ثنا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری جو بھی خواہش ہے وہ تیری رضا ہی کے لئے ہے۔ جب سے میرا دل تجھ سے اور تیری محبت میں محو ہو گیا ہے دنیا اور اس قسم کے کاروبار کو چھوڑ دیا"۔

(بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانیؓ۔ جلد پنجم صفحہ ۵۳۵ تا ۵۳۷)

پھر ایک اردو فارسی دعا کا ترجمہ ہے:

"اے میرے اللہ میرے گناہ بخش۔ اپنی درگاہ کی طرف میری راہنمائی فرما۔ میرے دل و جان کو روشنی عطا کر اور مجھے اپنے مخفی گناہوں سے پاک کر دے۔ میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک فرما اور اپنی نگاہِ کرم کے ساتھ سب عقدے کھول دے۔ دونوں جہان میں تو ہی مجھے پیارا ہے اور میں تجھ سے صرف تجھی کو مانگتا ہوں"۔(براہین احمدیہ ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۱۲) ۔اے میرے قادر خدا، اے میرے پیارے راہنما تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں۔ اہل صدق و صفا اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ ہیں یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا"۔

(پیغام صلح ۔ روحانی خزائن دجلد ۲۳صفحہ ۴۳۹)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں، ملفوظات میں ہے:

"ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے"۔(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۰)

پھر ایک دعا ہے آئینہ کمالات اسلام میں:"رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ"۔اے ہمارے خدا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔(آئینہ کمالات اسلام ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۲۶)

پھر یہ دعا ہے:"اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال"۔

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۲)

پھر یہ دعا ہے:

"رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَادْفَعْ بَلَايَانَا وَكُرُوْبَنَا وَنَجِّ مِنْ كُلِّ هَمٍّ قُلُوْبَنَا وَ كَفِّرْ خُطُوْبَنَا وَكُنْ مَعَنَا حَيْثُمَا كُنَّا يَا مَحْبُوْبَنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا. اِنَّا تَوَكَّلْنَا عَلَيْكَ وَفَوَّضْنَا الْاَمْرَ اِلَيْكَ اَنْتَ مَوْلٰنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. اٰمِيْن يَآ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ"۔(تحفۂ گولڑویہ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۲)

"اے ہمارے رب ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری آزمائشیں اور تکالیف دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر قسم کے غم سے نجات دے دے اور ہمارے کاموں کی کفالت فرما اور اے ہمارے محبوب ہم جہاں بھی ہوں ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے ننگوں کو ڈھانپ رکھ اور ہمارے خطرات کو امن میں تبدیل کر دے۔ ہم نے تجھ پہ پر بھروسہ کیا ہے اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ دنیا و آخرت میں تو ہی ہمارا آقا ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے رب العٰلمین میری دعا قبول فرما"۔

پھر ازالہ اوہام میں یہ دعا ہے:

"اے خداوند قادر مطلق اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت ہے اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور اُمّیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے۔ مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر تو چاہے تو ایسا کر سکتا ہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں۔ آمین ثم آمین۔

(ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲۰)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road Daryaganj New Delhi-110002 (INDIA)

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

آئینہ کمالات اسلام میں یہ دعا درج ہے:

"اے قادر خدا! اپنے بندوں کے راہنما! جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۳،۲۱۴۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں: "اکثر دنیا پر حُبّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے خدا اس گرد کو اٹھاوے۔ خدا اس ظلمت کو دور کر دے۔ دنیا بہت بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم کر رکھا ہے۔.......... خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانے میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرمائے۔ اور ان کو ذلیل اور رسوا کرے جنہوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی اور نیز ان لوگوں کو بھی نادم اور منفعل کرے جنہوں نے حضرت احدیت کی توجہ کو جو عین اپنے وقت پر ہوئی غنیمت نہیں سمجھا اور اس کا شکر ادا نہیں کیا بلکہ جاہلوں کی طرح شک میں پڑے۔ سو اگر اس عاجز کی فریادیں رب العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور محمدی اس زمانہ کے اندھوں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلاویں"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اول مکتوب نمبر ۲ محررہ ۹/فروری ۱۸۸۳ء)

حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں اور سختی کی راہ اختیار کریں اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں۔ اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جاوے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص کی سے جاوے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر اور ہر ایک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۳)

دعائے استخارہ: "یا الٰہی میں تیرے علم کے ذریعہ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت مانگتا ہوں کیونکہ تجھی کو سب قدرت ہے مجھے قدرت نہیں اور تجھے ہی سب علم ہے مجھے کوئی علم نہیں اور تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے حق میں بہتر ہے بلحاظ دین اور دنیا کے تو تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر دے اور اس میں برکت رکھ دے اور اگر جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے دین اور دنیا میں شر ہے تو تو مجھ کو اس سے باز رکھے"۔

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۰۴)

ایک پاک نفس اور مخلص دوست نذیر حسین سخا دہلوی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک عریضہ لکھا جسے خود پیش نہیں کر سکتے تھے اپنے عجز کی وجہ سے، اور ایک دوسرے صحابی کو دیا کہ وہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ وہ یہ تھا 'حضور کے پابوسی کا از حد شوق تھا۔ الحمد للہ کہ شرف زیارت حاصل ہوا۔ حاجت ہے تو صرف یہ کہ کچھ ہدایت فرمائی جائے تاکہ حضور نماز حاصل ہو اور خدا کی طرف دل لگے۔ اگر اس پر جواب سے سرفرازی ہو تو یہ دستاویز عزت ہمیشہ حرز جان رہے گی۔ زیادہ حد ادب'۔

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ یہ حضور نماز کے لئے بہت سے لوگ لکھتے رہتے ہیں اب بھی بہت سی مائیں اپنے بچوں کے لئے التجائیں کرتی ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ حضور نماز عطا فرمائے یعنی نماز میں حضوری عطا کرے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے جواب میں لکھتے ہیں:

"طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو جاویں اور کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ:

"اے خدائے قادر و ذوالجلال میں گنہگار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میسر آوے۔

اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں بلکہ رکوع میں اور سجود میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں اور اپنی زبان میں کریں اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں اور تھک نہ جاویں بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس دعا کو پنجوقت نمازوں میں اور نیز تہجد کی نماز میں کرتے رہیں اور بہت بہت خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں کیونکہ گناہ کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے اور ایسا کریں گے تو ایک وقت یہ مراد حاصل ہو جائے گی۔ مگر چاہئے کہ اپنی موت یاد رکھیں۔ آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں اور موت قریب سمجھیں یہی طریق حضور نماز حاصل کرنے کا ہے"۔

(الحکم قادیان ۲۴/مئی ۱۹۰۳ء، صفحہ ۲)

اپنی دعاؤں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملفوظات میں فرماتے ہیں:

"میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۰)

پھر ملفوظات ہی سے یہ عبارت ہے:

"میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم یہی دعا ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار و رنج، غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے اور اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲)

پھر ملفوظات ہی سے یہ عبارت لی گئی ہے: "ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۱)

پھر فرماتے ہیں:

"سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مُطَہَّر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی نہیں پڑتیں، وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے"۔ (ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۱۷)

پھر ملفوظات ہی میں یہ دعا درج ہے:

"سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا ہے اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰)

"ہر مہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہئے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۲۳)

کہ جو بھی چاند ہم پر چڑھے وہ خیر و برکت کا چاند ہو اور جو بھی چاند ہم سے رخصت ہو وہ خیر و برکت کا پیغام لے کر رخصت ہو۔ "یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے۔ دعا جامع ہونی چاہئے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۸)

پھر ملفوظات میں سے یہ عبارت ہے:

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے"۔ یعنی انسان دعا میں دشمنوں کو باہر نہ رکھے۔ "جس قدر دعا وسیع ہو گی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا چلا جاوے گا"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
SONIKY
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

۲۵۳)۔ پس دشمنوں کو بھی ہدایت کی دعا دینی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی اسوہ تھا۔ آپ عرض کیا کرتے تھے رَبِّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ، رَبِّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قوم تمام دنیا میں شمال و جنوب اور مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہماری تو آنحضور ہی کی قوم ہے اور جس قوم نے ہم پر ظلم کیا ہے وہ بھی حقیقۃً آنحضور ؐ کی قوم ہی ہے مگر علم نہیں ہے۔ اس لئے ان کو یہ دعا دیا کریں رَبِّ اهْدِ قَوْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

پھر مختصر سی عبارت ہے "دین و دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہئے"۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۳)۔ دعاؤں میں بخل سے آپ نے بہت روکا اور فرمایا ہے کہ ڈرتے رہو، دعاؤں میں بخل سے کام نہ لینا۔ جو لوگ دوسروں کے غم میں مبتلا ہو کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اللہ خود ان کے غم اٹھالیتا ہے اور خود ان کا والی اور وارث ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ نسخہ آزما کے دیکھیں بہت ہی مفید اور کارگر نسخہ ہے۔

پھر ملفوظات میں یہ عبارت ہے: "خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھادے"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸)

پھر یہ عبارت ہے ملفوظات میں: "جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر دیتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۰۰)

پس آج کل جو قومیں کثرت کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہی ہیں ان کے لئے بھی یہی دعا کریں کہ ان کی خشک لکڑیاں بھی ہری بھری ہو جائیں اور خدا ہمیں مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے دکھائے۔

پھر فرماتے ہیں: اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کر دو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳۲)

پھر فرماتے ہیں: "اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۵۶)

پھر روزمرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں یہ ہیں: "میں چند دعائیں ہر روز مانگتا ہوں۔ اول اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ دوم پھر اپنے گھر کے لئے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ سب دین کے خدام بنیں۔ چہارم پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔ پنجم اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے"۔(الحکم جلد ۴ صفحہ ۲ تا ۱۱۔ مؤرخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۰ء)

پس اس مختصر خطبہ کے بعد جو دعاؤں سے متعلق ہی ہے اب میں آپ سب احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ خیر و عافیت سے جس طرح خدا نے آپ کو یہاں پہنچایا ہے خیر و عافیت ہی سے واپس جائیں۔ آپ لوگوں کے واپس جانے پر آپ کو اپنے گھروں کی کوئی بری خبر نہ ملے اور اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے آپ کے پیچھے آپ کا خلیفہ رہے اور ہر قسم کے ایسے کریہہ منظر سے آپ کو بچائے جو دل کو تکلیف دینے والا ہو، حادثات وغیرہ کے مناظر بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور دین و دنیا کی حسنات سے آپ کو نوازے۔ اللہ نے اس جلسہ پر بہت کامیابی عطا کی ہے اور ابھی اگلے جلسہ کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ چار کروڑ سے زائد محض خدا کے فضل سے عطا ہوئے ہیں۔ ہم گھر سے تو کچھ نہیں لائے تھے۔ آئندہ آٹھ کروڑ سے زائد کی امید رکھتے ہیں کہ اللہ نے جس طرح اِس جلسہ پر فضل فرمایا اُس جلسہ پر خود ہی فضل فرمائے اور حیرت انگیز معجزے ظاہر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تعلیم القرآن اور عہدیداران جماعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ہمارے عہدیداران ساری جماعت کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ دیں اور وہ توجہ دے نہیں سکتے جب تک انہیں خود قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو اور اس سے عاشقانہ محبت نہ ہو۔ قرآن کریم سے غایت درجہ محبت کا نتیجہ دیکھ کر ہی دنیا ان کی طرف مائل ہو سکتی ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

سندھ میں احمدیت

(فاتحہ مومن)

۱۹ اگست ۲۰۰۰ مسلم ٹی وی احمدیہ پر حضور انور کے ساتھ منعقدہ چلڈرن کلاس میں ایک بچی فاتحہ مومن کی انگریزی تقریر کا اردو ترجمہ پیش ہے:۔

آج میں سندھ میں احمدیت کے بارہ میں بیان کروں گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی پہلے تو سندھ کے ایک روحانی بزرگ پیر صاحب جھنڈے والے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی تصدیق کی۔ جو ایک بااثر پیر تھے اور ان کی تصدیق کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

اُنہی دنوں حکومت برطانیہ نے سندھ کے اضلاع سانگھڑ اور تھرپارکر کو پانی مہیا کرنے کیلئے جمڑاؤ نہر نکالی اور اس کو آباد کرنے کیلئے آباد کاروں کو آسان اقساط پر زمین خریدنے کی پیشکش کی جس پر بہت سے خاندان ہجرت کر کے ان اضلاع میں آکر آباد ہو گئے۔ انہی میں سے ایک حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب رضی اللہ عنہ بھی تھے جن کا تعلق قادیان کے قریبی گاؤں تلونڈی جھنگلاں سے تھا اور جو میرے پردادا حضرت مولوی رحیم بخش صاحب ؓ اور ان کی اہلیہ حضرت برکت بی بی صاحبہ ؓ کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔

حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب ؓ جنہوں نے بعد میں سندھ کی سب سے پہلی جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں کی بنیاد رکھی ۱۹۰۱ء کے قریب اپنے والد اور تین چھوٹے بھائیوں کے ساتھ سندھ آئے تھے۔

کوٹ احمدیاں کے سندھ کی سب سے پہلی جماعت احمدیہ ہونے کا ثبوت سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ایک خطبہ جمعہ بمقام بشیر آباد جو الفضل ۱۴ مارچ ۵۲ء میں شائع ہوا سے بھی ہوتا ہے۔

حضور نے اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں ایک سیلابی پانی کے دھارے میں بہتا چلا جاتا ہوں۔ جہاں جاکر میرے پاؤں زمین پر لگے وہ سندھ کی سرزمین تھی۔ اسی خواب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جس وقت میں نے یہ خواب دیکھی تھی اُس وقت سندھ میں دو مربعے زمین بھی کسی احمدی کے پاس نہ تھی ہاں کوٹ احمدیاں والے شاید اس سے پہلے آئے ہوئے تھے۔ باقی سندھی زمینداروں نے بعد میں احمدیت قبول کی۔

اس خواب کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اضلاع تھرپارکر اور حیدر آباد میں ۲۰ ہزار ایکڑ سے زائد زمین خرید فرمائی (بشمول تحریک جدید' صدر انجمن' خاندان مسیح موعود، نواب خاندان۔ ناقل)

اور اس زمین کو تقریباً دو ہزار ایکڑ کے فارموں میں تقسیم کر کے اپنی نگرانی میں اس کو آباد کرایا۔ تمام گوٹھوں کے نام صحابہ ؓ کے ناموں پر رکھے۔ سب سے پہلے منیجر کے طور پر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ؓ کو ناصر آباد میں مقرر فرمایا۔ یہ زمین بعد میں انتظامی اور پیداواری لحاظ سے حکومت سندھ کے محکمہ زراعت میں ایک مثال تھی۔

زمینوں کی خصوصی پیداوار کپاس کو خود ہی استعمال میں لانے کیلئے کنری سندھ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک کاٹن فیکٹری بھی قائم فرمائی اسی طرح محمد آباد اور بشیر آباد اسٹیٹس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول جاری فرمائے جنہوں نے جماعت کو بعض نہایت ہی قابل مربی عطا کئے۔

سندھ میں پہلے مربی حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب ؓ تھے جو میرے پردادا حضرت مولوی رحیم بخش صاحب ؓ کے بیٹے تھے جو ۱۹۳۵ء تک کوٹ احمدیاں میں رہے اس کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اور مکرم غلام احمد صاحب فرخ نے جماعتوں کو منظم کرنے میں بڑی محنت سے کام لیا۔ (کراچی اور حیدر آباد کی شہری جماعتوں کو منظم کرنے میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ؓ کے چھوٹے بھائی چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی امارت بھی ناقابل فراموش ہے ناقل)

دوسری طرف سندھ کے شمال میں سائیں محمد پریل گوپانگ کی کوششوں سے جماعت پھیلی اور بہت سے خاندانوں نے احمدیت قبول کی جن میں خاص طور پر ابڑو فیملی جو میرے ننھالی پڑنانا اور ڈاھری فیملی جن سے عطاء الرؤف کا تعلق ہے ان خاندانوں نے ضلع لاڑکانہ اور ضلع سکھر میں احمدیت پھیلانے میں بہت قربانیاں دیں۔

تیسرے سندھ کا ریگستانی علاقہ ہے جس میں ہمارے پیارے حضور کی زیر قیادت وقفِ جدید کے ذریعہ ہزاروں ہندو احمدیت میں داخل ہوئے۔ شدید مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ سندھ میں پھیلتی جارہی ہے ہزاروں احمدی کلمہ پڑھنے کے جرم میں 295c کے تحت جیلوں میں گئے اور شدید صعوبتیں برداشت کیں۔ آج کل بھی درجنوں افراد جیلوں میں ہیں اور سخت تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔

جان قربان کر کے شہداء میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرنے والوں کی بھی سندھ میں خاصی بڑی تعداد ہے جو تاریخ احمدیت میں ہمارے لئے ایک مثال قائم کر گئے۔ ان میں میرے دادا ڈاکٹر عبد القدیر جدران اور ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر عبد القدوس جدران اور میرے چچا انور حسین ابڑو بھی شامل ہیں۔ خدا ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ترجمہ:۔ منور احمد خالد کوبلز جرمنی)

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

امیر صاحب کینیا بیان کرتے ہیں کہ :نیروبی سے کسوموں تک ۴۰۰ میل کا فاصلہ ہے۔اس سارے درمیانی علاقہ میں ہمارا ایک بھی احمدی نہیں تھا۔اس سال 4ماہ قبل خاکسار نے ایک داعی الی اللہ کو خدا کا نام لے کر نیروبی اور کسوموں کے سنٹر میں NAKURU میں ایک کمرہ کرایہ پر لے کر دیا اور اس کو کہا کہ آہستہ آہستہ تبلیغ شروع کر دو۔خدا تعالیٰ کے فضل سے چند ماہ میں ۵۰۰ کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں اور آس پاس کے علاقوں میں بھی احمدیت کا نفوذ ہونے لگا۔

نیروبی سے دوسری طرف ممباسہ ۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے نیروبی سے سفر شروع کر دیں تو ممباسہ تک کوئی احمدی نہیں تھا اور یہ بات بڑی تکلیف دہ تھی۔اب خدا کے فضل سے اس علاقہ میں بھی جماعتیں بن رہی ہیں۔اور بیعتوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔۴۶ علاقوں میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور ایک لاکھ ۸۱ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

☆......محترم عبد اللہ حسین صاحب جو مرکزی مبلغ مریا کانی ہیں، لکھتے ہیں کہ ان کی جماعت کو اکاڈوگو (KWAKADOGO) کے صدر جماعت ۲۰/اپریل کو ملیریا سے سخت بیمار ہو گئے دوسرے دن مورخہ ۲۱/اپریل کو نیروبی میں ہمارا جلسہ سالانہ تھا۔شروع سال سے صدر صاحب کی نیت تھی کہ وہ جلسہ میں شامل ہوں گے لیکن عین وقت پر بیمار ہو گئے جس کا انہیں بہت افسوس ہوا۔انہوں نے بہت دعا کی۔رات کو انہوں نے خواب میں اس عاجز کو دیکھا۔میں نے کہا کہ آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گے اور اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھا۔دوسرے دن جب وہ صبح بیدار ہوئے تو خدا کے فضل سے بخار بالکل ختم ہو چکا تھا۔

☆......محترم عبد اللہ حسین صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ان کے علاقہ میں ایک سنی مسلمان جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتا تھا اور ہر وقت یہی پراپیگنڈہ کرتا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔رمضان کا مہینہ تھا ہماری مسجد کے پاس سے گزرتا تھا تو اعلان کرتا تھا کہ احمدیوں کو روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا ویسے ہی بھوکے رہتے ہیں بہتر ہے کہ کھانا کھالیا کرو۔روزہ تو صرف مسلمانوں کے لئے ہے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند دن بعد وہ ناریل کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔اوپر سے گرا اور ایک ٹانگ بری طرح ٹوٹ گئی۔اس دن کے بعد سے اس نے مخالفت بند کر دی اور کہتا ہے کہ احمدیوں نے جادو کر دیا ہے۔

امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں:نیروبی سے ۵۰ کلو میٹر دور مچاکوس ٹاؤن ہے۔یہ سنٹرل کینیا کہلاتا ہے۔گذشتہ پچاس سال سے یہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔عرصہ دو سال میں خدا کے فضل سے اس علاقے میں ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔۲۵ سے زائد ہماری جماعتیں قائم ہیں قادیانی ٹاؤن اور کی کومباٹاؤن میں جماعت کی دو خوبصورت مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔معلمین اور داعیان الی اللہ کام کر رہے ہیں اب خدا کے فضل سے احمدیت دن بدن ترقی کر رہی ہے اور اکثر جماعتوں میں باقاعدہ چندوں کا مالی نظام شروع کیا جا چکا ہے۔خدا تعالیٰ نے یہاں دو گاؤں کے ناموں میں ہی احمدیت کی بناڈال دی تھی۔ایک گاؤں کا نام ''قادیان'' ہے اور دوسرے کا نام ''مسیح'' ہے۔اللہ کے فضل سے یہ سب احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں)۔

☆......☆......☆......☆

ایتھوپیا(Etheopia)

یہ ملک جسے حبشہ کہا جاتا ہے اس ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔گزشتہ سال ایتھوپیا کی بیعتوں کی تعداد صرف تین تھی۔امسال کینیا سے تبلیغی وفود یہاں بھجوائے گئے جنہیں توقع سے بہت بڑھ کر کامیابیاں عطا ہوئیں اور یہاں سے موصول ہونے والی آخری اطلاع کے مطابق ۳۶ ہزار ۸۲۰ بیعتیں حاصل ہو چکی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

تنزانیہ(Tanzania)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ :اس سال تنزانیہ میں ۱۳۳ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۶۱ میں نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ تنزانیہ کے جنوبی صوبہ رُووما (Ruvuma) میں سینکڑوں کلو میٹر کا علاقہ احمدیت سے خالی پڑا تھا۔اس علاقے میں واڈے ڈے (Wadende) قوم آباد ہے دوران سال یہاں تبلیغی وفد بھجوایا گیا۔اس علاقہ کے دو بڑے شیوخ، شیخ جعفر مسعود اور شیخ قاسم خلفان کو اپنے تبعین اور مساجد سمیت احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔اس وقت اس علاقے میں ۶۵ ہزار سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔خود حکومت نے پانچ ایکڑ زمین مسجد و مشن کے لئے الاٹ کر دی ہے۔

نو مبائعین نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم درمیان میں مسجد بنائیں گے اور اردگرد احمدیہ کالونی کی صورت میں اپنے گھر بنائیں گے۔

امیر صاحب تنزانیہ بیان کرتے ہیں:۔تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبہ ارنگا میں خال خال احمدی تھے۔اس سال خدا تعالیٰ کے فضل واحسان سے ۵ لاکھ کے قریب اس صوبہ سے بیعتیں حاصل ہو چکی ہیں۔

ضلع ارنگا کی ایک نئی جماعت پاوانگا(Pawanga) میں نوجوانوں کا ایک احمدیہ مسلم فٹ بال کلب بنایا گیا۔انہیں کھیل کا لباس مہیا کیا گیا ہماری ٹیم خدا کے فضل سے مقابلہ جات میں جیتتی رہی اور صوبائی ٹورنامنٹ کے لئے کوالیفائی کیا۔اس ٹورنامنٹ میں اول آنے والی ٹیم کے لئے ایک گائے کا انعام رکھا گیا تھا۔

نو مبائعین کی اس ٹیم نے متفقہ فیصلہ کیا کہ اگر ہماری ٹیم جیتے گی تو ہم انعام کی گائے اپنے صوبائی جلسہ کی مہمان نوازی کے لئے دے دیں گے۔خدا تعالیٰ کو نو مبائعین کا یہ جذبہ ایمانی پسند آیا اور کمزور ہونے کے باوجود احمدیہ مسلم ٹیم صوبائی فٹ بال ٹورنامنٹ میں اول قرار پائی۔اور انعام میں ملنے والی گائے انہوں نے جلسہ کے لئے دے دی۔علاوہ ازیں ان نو مبائعین نے اپنے صوبائی تربیتی جلسہ کی مہمان نوازی کے لئے ایک ایکڑ چاول مشترکہ طور پر کاشت کئے۔کھیت کی نگرانی اور دیکھ بھال کی۔فصل برداشت کی تو بارہ بوریاں چاول حاصل ہوئے جو تربیتی جلسہ کے موقع پر استعمال ہوئے۔

دشمنوں کی ذلت اور احمدیت کی فتح

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں:تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبہ IRINGA میں زیمبیا جانے والی مین روڈ پر مبالہ مازیوا (MBALA MAZIWA) نامی ایک قصبہ ہے۔تبلیغی پروگراموں کے نتیجے میں قصبہ کے تمام مسلمانوں کو بیعت کرنے کی توفیق ملی تو مخالفین میں کھلبلی مچ گئی۔صوبائی مرکز ارنگا سے مولویوں کا وفد وہاں پہنچا۔جب ان کی نظر ہمارے مبلغ محمود احمد شاد صاحب اور داعین الی اللہ پر پڑی تو ان کو دیکھتے ہی ایک ایک کر کے مجلس سے اٹھ گئے اور کوئی بات نہ کی۔اور ایک خلیفہ کمرہ میں مشورہ کے لئے اکٹھے ہوئے اور یہ مشورہ کیا کہ آج احمدیت کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے۔چنانچہ جب واپس مجلس میں آئے تو ان کے لیڈر نے کہا کہ ہم تو آپ کا حال پوچھنے آئے ہیں۔اگر کوئی مشکل ہو تو بتائیں۔ان کی موجودگی میں ہمارے مبلغ اور داعین الی اللہ نے خوب تبلیغ کی اور مولویوں کی ناکامی اور نامرادی اس طرح ظاہر ہوئی کہ وہ علاقہ جہاں سینکڑوں کلو میٹرز تک ایک بھی احمدی نہیں تھا۔اس سال خدا کے فضل سے ڈیڑھ لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور جماعت خدا کے فضل سے مزید مستحکم ہو رہی ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ مزید لکھتے ہیں کہ:۔تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبہ IRINGA ارنگا میں (KENENGEMBASI (کے نیگے مباسی) کے مقام پر نئی جماعت قائم ہوئی تو مخالفین بھی حرکت میں آئے۔جماعت نے وہاں پر مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا۔جس جمعہ کے دن مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا مخالفین بھی پہنچ گئے کہ بنیاد نہیں رکھنے دیں گے لیکن احمدیوں کی بڑی تعداد کو دیکھ کر واپس چلے گئے کہ اب اگلے جمعہ آئیں گے اور فتنہ وفساد پیدا کر کے مسجد کی اس بنیاد کے خلاف کارروائی کریں گے۔چنانچہ جب وہ اگلے جمعہ کے دن آئے تو مسجد مکمل ہو چکی تھی۔انہوں نے پوچھا اس قدر تیزی سے کیا یہ مسجد جنوں نے بنائی ہے۔تو احمدیوں نے آگے بڑھ کر جواب دیا کہ ہاں ہم نے دن رات ایک کر کے یہ مسجد مکمل بنائی ہے۔

اب مخالفین نے دوسرا حربہ استعمال کیا اور کہا کہ ہم سے سارا خرچ لے لو اور احمدیت چھوڑ دو۔اس پر ایک سرکردہ نو احمدی نے جواب دیا ''کیا یہ پہلی احمدیہ مسجد تعمیر ہوئی ہے؟ تم کس کس مسجد کا خرچ احمدیوں کو واپس کرو گے۔کیونکہ احمدی جگہ جگہ مساجد بنا رہے ہیں، جاؤ پہلے دوسری مساجد کے خرچ واپس کر آؤ پھر ہمارے پاس آنا۔چنانچہ مخالفین نامراد ہو کر لوٹے اور اس علاقہ میں اب اللہ کے فضل سے ۲ لاکھ ۲۵ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

احمدیہ مسلم مسجد کی تعمیر اور دشمنوں کا حسد

تنزانیہ کے شمالی صوبہ MARA مارا میں کینیا کے بارڈر کے ساتھ KURIA قوم آباد ہے۔یہاں پر احمدیت کا پیغام 1993 میں پہنچا۔آہستہ آہستہ ترقی ہوتی رہی۔اس سال اس علاقے سے ایک لاکھ کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں۔اس علاقہ کے مرکزی شہر TARIME میں جماعت کی مسجد نہیں تھی۔جب مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو ابتدائی دنوں میں مخالفین آتے رہے۔دھمکیاں بھی دیتے رہے۔یہ تبصرے بھی کرتے تھے کہ یہ مسجد مکمل نہ ہو سکے گی۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اس مسجد کے علاوہ اور بھی مساجد کی تعمیر کی توفیق عطا ہوئی ہے۔

تنزانیہ کے جنوبی صوبہ لنڈی (Lindi) کے ضلع کِلوا (Kilwa) میں بھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا نیا میدان عطا فرمایا ہے۔امسال اللہ کے فضل سے ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو قبول حق کی توفیق مل چکی ہے۔علاقہ سونگیا کے ایک گاؤں کے امام شیخ سعید اسماعیل صاحب نے خواب دیکھی کہ ان کے فرقہ کے علماء و مشائخ بری باتوں میں گرفتار ہو گئے ہیں۔اور سچائی اور نیکی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ہماری تبلیغی گاڑی جب اس گاؤں میں پہنچی اور تبلیغ کا آغاز ہوا تو اس امام نے اسٹیج پر آ کے کہا کہ آج میں گواہی دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے اور سچائی کے راستہ پر گامزن ہے۔میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوتا ہوں اور میرے ساتھ 150 خاندان بھی اس جماعت کو قبول کرتے ہیں۔اس طرح اللہ کے فضل سے سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

دعا کے نتیجہ میں بارش۔اس نشان کو دیکھ کر سارا گاؤں احمدی ہو گیا

احمد داؤد صاحب (مبلغ تنزانیہ) نے ایک علاقہ میں دعا کے نتیجہ میں بارش کا نشان بتایا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سارا علاقہ احمدیت میں داخل ہوا۔یہ بارش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے حق میں خوب مسخر کی گئی ہے۔

فرانس(France)

جماعت احمدیہ فرانس نے امسال مختلف شہروں میں ۷۰ کے قریب تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور قربانی کو قبول فرمایا اور ان کی کوششوں کو توقعات سے بہت بڑھ کر پھل عطا فرمائے۔

☆......امسال جماعت احمدیہ فرانس کو ۴۳۱ بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ان نو مبائعین کا تعلق ۲۲ ممالک سے ہے۔گزشتہ سال ان کی بیعتوں کی تعداد ۸۹ تھی۔ان دو سالوں میں جتنی بیعتیں ہوئی ہیں اتنی گزشتہ پچاس سال میں بھی نہیں ہوئی تھیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بنجر زمین کو بھی زندہ کر رہا ہے۔

☆......امیر صاحب (جماعت احمدیہ فرانس) لکھتے ہیں:

"جلسہ سالانہ فرانس کے آخری دن کے پہلے سیشن میں بیعت کا پروگرام بھی شامل تھا۔ نئے بیعت کنندگان میں اکثریت مستورات کی تھی۔ان میں سے دو جن کا تعلق سینیگال اور موریطانیہ سے ہے ان کے والدین اور خاوندوں نے ان کو ٹیلیفون کر کے گھروں سے بے دخلی اور طلاق کی دھمکی دی اور کہا کہ جہاں گئی ہو وہیں رہو۔ ہم سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔تم کافروں میں چلی گئی ہو۔اس پر وہ بچیاں گھبرا گئیں اور بلک بلک کر رونے لگیں۔امیر صاحب نے انہیں سمجھایا، حوصلہ رکھیں، اللہ پر توکل کریں، حق کو قبول کرنے کے نتیجہ میں پریشانیاں تو آتی ہی ہیں۔ آپ اپنے گھروں کو جائیں اور اپنے والدین اور خاوند کو نرمی اور حکمت سے سمجھانے کی کوشش کریں اور بیعت پھر کسی وقت کر لیں۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے امیر صاحب کو دوبارہ بلوایا اور کہا کہ آپ ہماری بیعت لے لیں۔وہ اگر ہمیں گھروں سے نکالتے ہیں تو ہم حق اور سچائی کے ساتھ گھروں سے نکلنے والی ہونگی۔ ہم ہر تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہیں اور انہوں نے اسی وقت بیعت فارم پر کر دیا۔

☆......امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ ایک تبلیغی نشست کے دوران الجزائر کے ایک مولوی نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تمہارا نام "ربانی" مسلمانوں والا نہیں اس لئے آپ کو تبلیغ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ابھی وہ مولوی یہ بات کہہ ہی رہا تھا کہ الجزائر کا ایک باشندہ ہال میں داخل ہوا اور اپنا تعارف کروایا کہ میرا نام ربانی ہے۔اس پر مجلس میں موجود سب احباب نے تالیاں بجائیں۔اس مجلس کے اختتام پر الجزائر کے ایک آدمی نے ہاتھ کھڑا کیا کہ آپ میری بیعت لیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

جرمنی (Germany)

یورپ میں جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں کے میدان میں سب سے آگے ہے۔دوران سال ۹ ہزار چالیس بیعتیں ہوئی ہیں۔بیعت کرنے والوں کا تعلق ۲۸۔اقوام سے ہے۔

☆......جرمنی نے سلووینیا، چیک ریپبلک، بوزنیا اور اٹلی میں بھی تبلیغی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

رؤیا کے نتیجہ میں قبول احمدیت

ریجن باڈن (Baden) کے کامیاب داعی الی اللہ اعجاز احمد ملک صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایک روما فیملی کو تبلیغ کرنے کی غرض سے گئے۔ان کا داماد جو فرنچ تھا اس وقت گھر میں سو رہا تھا۔جب اس کو سوتے سے جگایا اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا تو وہ شخص حیران رہ گیا اور بتایا کہ آج ہی مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ یہ بتایا کہ کچھ لوگ آج تم سے ملنے آئیں گے اور مسیح کے متعلق تمہیں بتائیں گے۔اسی وقت وہ شخص مع تمام کنبہ کے احمدی ہو گیا اور پھر بعد ازاں اپنے ہم زبان اور ہم ملک لوگوں میں تبلیغ کا مصمم ارادہ بھی کر لیا۔اور اب وہ خدا کے فضل کے ساتھ ایک کامیاب داعی الی اللہ ہے۔

☆......صدر خدام الاحمدیہ جرمنی لکھتے ہیں کہ ایک تبلیغی دورے کے دوران ہمارے وفد کی ملاقات ایک ایرانی دوست سے ہوئی۔جب ان کو جماعت کا تعارف کرایا اور رمضان المبارک کا پلان دیا گیا تو وہ شخص وجد میں آ گیا اور رونے لگ گیا اور اس تبلیغی وفد کو اپنے گھر کے اندر لے گیا اور انہیں بتایا کہ رات خواب میں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صبح کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور تمہیں رمضان کا پلان دیں گے اور اسلام کی حقیقی باتیں بتائیں گے اور اب میں صبح سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ بڑے ہی جذباتی اور روحانی ماحول میں یہ دوست بیعت کر کے سلسلہ حقہ اسلامیہ میں داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

☆......☆......☆......☆......☆

یو۔کے۔(United Kingdom)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انگلستان ابھی بیعتوں میں کافی پیچھے ہے۔اللہ اس ملک کو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کی ہیں ان میں بیعتوں میں بہت زیادہ آگے کرے اور کثرت سے یہاں اسلام پھیلے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فرق تو ہے مگر زیادہ نہیں۔گزشتہ سال انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں ۳۲۶۔احمدی ہوئے تھے اور امسال ۵۱۱ ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

انڈونیشیا (Indonesia)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انڈونیشیا میں امسال ۱۵ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ یہاں جماعتوں کی کل تعداد ۲۴۲ ہو گئی ہے۔

☆......امسال انہوں نے ۱۶ مساجد تعمیر کی ہیں۔بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔چار مساجد ان کو بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔یہاں مساجد کی کل تعداد ۲۸۹ ہے اور تبلیغی مراکز کی تعداد ۱۱۰ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انڈونیشیا کے دورہ کا تفصیلی حال چونکہ ٹیلی ویژن پر نشر ہو چکا ہے اس لئے میں اسے مزید بیان نہیں کرتا۔

☆......☆......☆......☆......☆

بنگلہ دیش (Bangla Desh)

بنگلہ دیش جماعت کو امسال مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا ہے۔مساجد پر حملے ہوئے اور بم بھی پھینکے گئے۔شہادتوں کا پھل بھی اللہ نے انہیں عطا فرمایا۔تمام مخالفتوں کے باوجود انتہائی نامساعد حالات میں انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام جاری رکھے اور ۱۴۳۱ بیعتوں کے حصول کی توفیق عطا ہوئی۔

☆......پانچ مقامات پر مساجد اور تبلیغی مراکز کے لئے قطعات زمین خریدے گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب انڈونیشیا کے دیکھا دیکھی انہوں نے مجھے اگلے سال وہاں بلوانے کا پروگرام بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں برکت دے اور دیکھیں کس نیت اور کس خلوص سے کام کرتے ہیں۔میں تو بہت پھرا ہوں بنگلہ دیش میں مگر بطور خلیفہ اگر مجھے توفیق ملی تو یہ بھی ایک تاریخی سفر ہوگا۔

☆......☆......☆......☆......☆

نئی جماعتوں، مساجد اور تبلیغی مراکز کا مجموعی جائزہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۵۲۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور ان میں سے ۶۱۷۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔

دعوت الی اللہ کے ثمرات۔بیعتیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب ذرا دل کے حوصلہ کے ساتھ سن لیجئے کہ:

☆......امسال دنیا بھر کی جماعتوں کو دو کروڑ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ دسمبر ۱۹۹۹ء میں ہندوستان کو اس ٹارگٹ سے علیحدہ کر کے ایک نیا ٹارگٹ دیا گیا۔میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ افریقہ کی جماعتیں ہی اس دو کروڑ کے ٹارگٹ کو پورا کر دیں۔اللہ تعالیٰ نے بے انتہا فضل فرمایا اور آج میں آپ کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ افریقن ممالک سے موصول ہونے والی بیعتوں کی تعداد ۲ کروڑ ایک لاکھ ۸ ہزار ۳۷۵ ہے

☆......☆......☆......☆......☆

ہندوستان میں تبلیغی منصوبہ اور عظیم الشان کامیابی

آج سے سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:-

"میں آج خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"۔(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پیش نظر میں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب میں کہا تھا:-

"میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اگر آپ کی دعائیں اور کوششیں مقبول ہوئیں تو صرف ہندوستان ہی میں کروڑوں والی پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ دیر کی بجائے جلد پوری ہو اور اگر اگلے سال ہی پوری ہو جائے تو کیا ہی تعجب کی بات ہے...... ہم جو کوششیں اس وقت کر رہے ہیں، آپ کو اندازہ نہیں کہ اس سے کتنی امیدیں وابستہ ہیں۔"

چنانچہ اس اعلان کے بعد جماعت احمدیہ ہندوستان کو ایک کروڑ بیعتوں کا ٹارگٹ دیتے ہوئے میں نے اپنے پہلے خط میں لکھا:-

"بہت بڑا ٹارگٹ نظر آ رہا ہے۔جو قومیں پختہ عزم لے کر اٹھ کھڑی ہوں تو خدا تعالیٰ اُن کی تائید میں تیز ہوائیں چلا دیتا ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے گرد و نواح کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس عزم میں کامیاب فرمائے اور ملائکۃ اللہ آپ کی مدد کے لئے آسمان سے اتریں۔"

اب میں خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے بڑی خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ الحمد للہ۔ ۲۸؍ جولائی ۲۰۰۰ء تک کی آمدہ رپورٹوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے صرف ہندوستان ہی میں دو کروڑ نو لاکھ سعید فطرت روحیں جماعت اسلامیہ احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صرف ایک سال کی کامیابی ہے۔اب آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔انشاء اللہ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد ۲۰ کروڑ بیان کی جاتی ہے۔اس میں

سے دو کروڑ سے زائد ایک ہی سال میں احمدی ہوئے ہیں اور، سے زیادہ انشاء اللہ کہ آئندہ انشاء اللہ وہاں کیا کیا انقلابات آئیں گے۔ صوبہ یوپی کی کُل مسلم آبادی ساڑھے پانچ کروڑ سے ساڑھے سات کروڑ تک بیان کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس وقت اس صوبہ میں ہر پانچواں مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتا ہے۔

مکرم چودھری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی کو اس میدان میں تاریخی کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اور مکرم ظہیر احمد صاحب خادم بطور مرکزی نگران کو بھی نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

جنوبی ہند کے ساحلی علاقے میں بڑی تعداد میں ایک خالص افریقن نسل آباد ہے۔ یہ لوگ افریقہ سے کب آئے تھے، انہیں کون لایا تھا، اس کا کوئی علم نہیں۔ مگر انہوں نے اپنے ماحول کو خالص افریقن رکھا۔ ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے اور تھوڑے ہندو ہیں۔ جب ان کی آبادی میں جائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم افریقہ ہی کے کسی دیہات میں پہنچ گئے ہیں۔ کوشش یہ کی گئی کہ کسی طرح یہ سارا قبیلہ احمدیت کے نور سے منور ہو جائے۔ شروع میں ایک گاؤں کے چند افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی اطلاع ملی اور ان میں سے ایک مخلص امام اچھے داعی الی اللہ مل گئے جن کی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ کے ۵۹ دیہات کی ۷۰ فیصد آبادی احمدیت کی آغوش میں آچکی ہے۔

ہندوستان کے مخالفینِ احمدیت کا اعتراف شکست

ہندوستان میں جماعت احمدیہ کے نفوذ اور لوگوں کو جوق در جوق شامل ہوتا دیکھ کر بالخصوص نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے چیلے چانٹے بوکھلا اٹھے۔ چنانچہ ان کی طرف سے صوبہ آندھرا پردیش میں ۹ را پریل ۲۰۰۰ء کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں "مخلصانہ دعوتِ فکر" کے عنوان سے ایک اشتہار تقسیم کیا گیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ:-

"ہمارے اسّی فیصد مسلمان بھائی اِس غیر اسلامی باطل تحریک اور اِس کے گمراہ کن اثرات سے واقف نہیں ہیں اور جو لوگ واقف ہیں وہ اس کو بہت معمولی اور ہلکی چیز سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت کو روکنے کی کوئی مؤثر تدبیر نہیں کرتے۔ جس کے نتیجہ میں اب تک اضلاع محبوب نگر، نلگنڈہ، ورنگل اور نظام آباد کے سینکڑوں دیہات اس گمراہ کن تحریک کا شکار ہو چکے ہیں اور قادیانی بن چکے ہیں............ خود شہر حیدر آباد و سکندر آباد میں بھی اس کی باقاعدہ اشاعت ہو رہی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بقول ان کے "کفر وارتداد" کا شکار ہو چکے ہیں اور ہوتے جا رہے ہیں"۔

اس کے بعد مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ کب تک آپ تماشائی بن کر اس کا نظارہ کرتے رہیں گے۔ اب وقت آگیا ہے کہ عزم و حوصلہ سے ردّ قادیانیت کا کام شروع کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اور وہ کام جو انہوں نے شروع کیا ہے اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام تھا "اِنِّی مُهِینٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ" بڑی کثرت سے بار بار ہر جگہ پورا ہوتا ہے۔ مکرم یونس علی صاحب ملک بنگال سے لکھتے ہیں:

میں نے اپنے علاقہ کے ایک حافظ انوار الحق کو مقامی ایم۔ ایل۔ اے اور گاؤں کے سرپنچ کی موجودگی میں جماعت کا کچھ لٹریچر پیش کیا۔ ایک کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھ کر اُس نے گندی زبان استعمال کی اور کہا کہ آپ کے امام مہدی کی وفات تو (نعوذ باللہ) بیت الخلاء میں ہوئی تھی۔ اس پر میں نے اُس سے کہا تمہارا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ کچھ ہی عرصہ بعد یہ خبیث مولوی مسجد کی بیت الخلاء میں زنا کرتا ہوا پکڑا گیا۔ اور گاؤں والوں نے اس کے سر اور داڑھی کے بال منڈوا کر جوتیاں مارتے ہوئے گاؤں سے نکال دیا۔

ایک اور نشانِ عبرت کا واقعہ

ماہ اپریل میں صوبہ یوپی کے ہمارے دو معلم الیاس احمد صاحب اور شمیم احمد صاحب تبلیغ کی غرض سے ضلع ایٹہ کے موضع پھوپت پور گئے۔ بات چیت کے دوران گاؤں کے کچھ شریر لوگوں نے گالی گلوچ اور پھر مار پیٹ شروع کر دی۔ دو بدبخت جو شرارت میں سب سے آگے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے لگے۔ تمام عورتیں چھتوں پر چڑھ کر یہ تماشا دیکھنے لگیں۔ ایک نو مبائع احمدی خاتون سے یہ برداشت نہ ہو سکا مگر اتنے لوگوں کے سامنے وہ بے بس اور لاچار تھی۔ جب بات حد سے بڑھ گئی تو اُس نے چلا کر کہا کہ بند کرو یہ بیہودہ بکواس ہے...... آخر اُس خاتون نے کہا "اللہ اس کا انصاف ضرور کرے گا"۔

اگلے ہی دن گاؤں میں کسی بات پر اتنا جھگڑا ہوا کہ گولی چل گئی اور جو شخص گالیاں نکال رہا تھا، اُس کے منہ پر گولی لگی اور اب وہ عام بول چال سے بھی محروم ہے اور مَرے ہوئے سے بھی بدتر حالت میں ہے۔ دوسرا شخص جو اُس کا ساتھ دے رہا تھا۔ وہ مشین پر چارہ کاٹ رہا تھا کہ اچانک اس کا ہاتھ مشین کے اندر چلا گیا اور ہاتھ کا اگلا حصہ کٹ کر الگ ہو گیا۔

احمدیت کی صداقت کا اعجازی نشان

مکرم محمد ظفر اللہ صاحب سرکل انچارج کاماریڈی (آندھرا پردیش) لکھتے ہیں کہ:-

"چند ماہ قبل کاماریڈی کے قریب ایک گاؤں میں نئی جماعت قائم ہوئی۔ گاؤں کا نام شہابدی پور تھا لیکن نو مبایعین کی خواہش پر اس کا نام "حضرت محمد نگر" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو مبایعین دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قرب و جوار کے غیر احمدی مولویوں کو اس سے ایسی پریشانی لاحق ہوئی کہ ایک مرتبہ دس مولویوں نے آکر گاؤں والوں پر زور دیا کہ اس قادیانی مولوی کو یہاں سے نکالو۔ گاؤں والوں نے کہا کہ ہم نے اپنی مرضی سے ان کو یہاں رکھا ہوا ہے۔ مولویوں نے پہلے دھمکیاں دیں۔ پھر لالچ دینا شروع کیا۔ پھر پانی کے لئے ایک بورویل لگوا دیا لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یہ بورویل فیل ہو گیا اور ایک قطرہ بھی پانی نہیں نکلا۔

دوسری طرف جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا اعجازی سلوک دیکھئے کہ اس گاؤں میں ایک پرانا بورویل جو کافی عرصہ سے خراب پڑا تھا، جماعت نے مشورہ کر کے اُسے مرمت کروانے کا فیصلہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بورویل سے خوب پانی نکلا جس کی وجہ سے نو مبایعین بہت خوش ہوئے اور ان کے ایمان زیادہ مستحکم ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عبدالکریم صاحب حیدر آبادی جن کو باؤلے کتے نے کاٹا تھا اور ان کے متعلق کسولی کے سنٹر سے یہ اطلاع ملی تھی کہ "Nothing can be done for Abdul Karim" اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت زاری سے خدا کے حضور التجا کی اور دیکھتے دیکھتے یہ مردہ زندہ ہو گیا۔ آج خدا کے فضل سے ان کا ایک پوتا اس اجلاس میں شرکت کر رہا ہے۔ حضور نے انہیں کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ آپ بھی خدا کے ایک نشان ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تنویر احمد خادم صاحب نگران دعوت الی اللہ ہماچل بیان کرتے ہیں:

"مکرم بدر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ضلع اُونہ کا ایک رشتہ دار جس کا نام مولوی بشیر احمد ہے اور پاکستان میں رہتا ہے اس کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہماچل انڈیا میں رہنے والے ان کے رشتہ دار احمدیت میں شامل ہو گئے ہیں تو اس نے پاکستان کے مولویوں سے اس بات کا ذکر کیا جس پر مولوی منظور چنیوٹی نے پندرہ ہزار روپیہ نقد دے کر اور ویزا لگوا کر اسے ہماچل اس وعدے کے ساتھ بھجوایا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو احمدیت سے توبہ کروائے۔ اس طرح مولوی بشیر پندرہ روز کا ویزا لے کر ہماچل آیا۔ دن رات اس نے نو احمدی رشتہ داروں کے ساتھ بحث کی لیکن نو مبایعین نے خدا کے فضل سے احمدیت کی صداقت پر عمدہ دلائل دئے۔ جب اس کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ملی تو پریشانی کے عالم میں وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا رہا۔ ہر ملنے والا اس کی یہ حالت دیکھ کر یہی کہتا تھا کہ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔ بالآخر وہ یہاں سے ناکام و نامراد واپس پاکستان لوٹ گیا اور جاتے وقت اس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مجھے مولوی منظور چنیوٹی نے ویزا لگوا کر دیا اور ساتھ ۱۵ ہزار روپیہ نقد اور بہت سے حوالہ جات کی فوٹو کاپیاں کروا کر دیں مگر افسوس ہے کہ میں یہاں سے ناکام لوٹ رہا ہوں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب منظور چنیوٹی صاحب کا بھی حال سن لیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے میں ان مولوی صاحب کا نام نہیں لیا کرتا تھا کہ زبان پلید نہ ہو جائے۔ مگر پھر مجھے خیال آیا کہ قرآن کریم میں تو اتنی جگہ شیطان کا ذکر ہے، ہم پڑھتے ہیں، اس سے زبان پلید نہیں ہوتی تو اس سے کہاں زبان پلید ہو جائے گی۔ مولوی منظور چنیوٹی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا:

"میں منظور احمد چنیوٹی اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی مؤکد بعذاب قسم کھاتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ یہ سراسر سفید جھوٹ ہے۔ اگر میں ۱۹۸۹ء کے بعد بھارت یا اس کے کسی شہر گیا ہوں تو میں اللہ کی لعنت اور اس کے عذاب کا مستحق ہونگا"۔ (اشتہار از مولوی منظور چنیوٹی سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ المشتہر مرکزی دعوت و ارشاد چنیوٹ)

حضور نے فرمایا کہ اعلان یہ کیا ہی نہیں گیا تھا کہ مولوی منظور چنیوٹی گیا ہے۔ اعلان یہ کیا گیا تھا کہ اس نے اپنے ایک چیلے چانٹے کو وہاں بھجوایا تھا۔ اب فرضی ایک بات میری طرف منسوب کر کے مؤکد بعذاب قسم کھالی۔ اب آگے سنئے۔ یہ بھی جھوٹ ہے کہ ۱۹۸۹ء کے بعد مولوی کبھی وہاں گیا نہیں۔ مولوی منظور چنیوٹی کے اپنے ایک اقرار سے جو ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی ۱۹ر تا ۲۱ر مئی ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے وہ لکھتے ہیں:

"۱۹۹۰ء میں مجھے دار العلوم دیوبند بلایا گیا جو ہماری سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ وہاں ایک تربیتی کیمپ لگایا گیا۔ ڈیڑھ دو ہزار علماء جمع ہوئے۔ ہندوستان کے دار العلوم دیوبند کے طالبعلم بھی تھے۔ میں نے ان کو ردِ قادیانیت پر الحمد للہ تیاری کروائی۔ (ہفت روزہ ضرب مومن کراچی ۱۹ تا ۲۵ر مئی ۲۰۰۰ء)

ایک طرف مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اگر میں ۱۹۸۹ء کے بعد بھارت یا اس کے کسی شہر گیا ہوں تو میں اللہ کی لعنت اور اس کے عذاب کا مستحق ہوں۔ پس ان کو خود ان کی دعا سے ان پر اللہ کی لعنت پڑ چکی ہے۔ مگر یہ ایک ایسے بے چارے لعنتی مولوی ہیں کہ ان پر بار بار لعنت پڑتی ہے۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ جب ملاں اسلم پاکستان سے غائب ہوا تھا تو مولوی منظور چنیوٹی نے اعلان کیا تھا کہ یہ مولوی مرزا طاہر احمد نے اغوا کروایا ہے اور اگر یہ غلط ثابت ہو جائے تو کسی چنیوٹ کے چوک میں مجھے سرعام پھانسی دی جائے۔ تو اگر ان میں حیا ہوتی تو اس وقت ہی پھانسی پر لٹک چکے ہوتے اور ہمارا پیچھا چھوٹ جاتا۔

فرنچ سپیکنگ ممالک کی بیعتیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ کے فرنچ سپیکنگ ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کامیابیاں عطا ہو رہی ہیں اس کے متعلق میں نے جو اپنی رؤیا بیان کی تھی اسے دہرانا نہیں چاہتا مگر اس کے بعد فرنچ سپیکنگ ممالک میں دو کروڑ ۸ لاکھ ۶۳ ہزار ۳۵۲ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

پاکستان کے کچھ متفرق واقعات

حضور نے فرمایا کہ اب میں پاکستان کے کچھ متفرق واقعات بیان کرتا ہوں۔

اعجازی شفا

میاں فہیم احمد صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں:

"میری خالہ مجیدہ ملک نے تقریباً ۵ ماہ قبل بیعت کی تھی اور جماعت کو ۲۰ لاکھ روپے اور ساتھ اپنی پانچ کوٹھیاں بھی دینے کا عزم کیا تھا۔ موصوفہ ۲۰ سال سے معذور تھی۔ نہ ہل سکتی تھی اور نہ ہی خود کام کر سکتی تھی۔ انہیں جوڑوں کی درد تھی۔ انہیں جب ربوہ بیعت کے لئے لے کر گئے تو تین چار عورتوں نے سہارا دے کر گاڑی سے اتارا اور بمشکل انہیں کمرے تک پہنچایا۔

بیعت کرنے کے بعد ان کے سب غیر احمدی رشتہ داروں نے کہا کہ اب تم ذلیل ہو جاؤ گی اور مر جاؤ گی۔ آخری عمر میں تم نے کیا کیا۔ لیکن وہ خدا کے فضل سے بہت ثابت قدم رہیں۔ عمر ۶۵ سال ہے۔ جولائی کے مہینہ میں ان کی طبیعت بہت خراب ہوگئی اور ڈاکٹروں نے کہا کہ ان کی ٹانگیں بالکل جواب دے چکی ہیں بہتر ہے کہ نئے "گوڈے" ڈلوائیں۔ احمدی عزیز انہیں ہسپتال میں داخل کروانے کا سوچ ہی رہے تھے کہ دو روز بعد انہوں نے رؤیا میں مجھے دیکھا اور اپنے ہاتھ میرے ہاتھ میں دیئے اور ساتھ یہ کہا کہ میرے ہاتھ سیدھے نہیں ہوتے مجھے بہت تکلیف ہے۔ میں نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور کہا فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کروں گا۔ پھر ان کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے صبح اٹھ کر اپنی خواب سب کو سنائی۔ ابھی دو تین دن ہی گزرے تھے کہ ان کے ہاتھ ٹھیک ہونے شروع ہو گئے۔ پھر ان کی ٹانگیں ٹھیک ہو گئیں۔ اب اللہ کے فضل سے وہ پیدل چلتی ہیں۔ اپنی روٹی خود پکاتی ہیں۔ سیڑھیاں چڑھتی ہیں۔ ہاتھ اوپر کر کے پھر نیچے زمین کو لگاتی ہیں۔ اپنے پوتے کو جس کی عمر تین سال ہے اٹھاتی ہیں۔ اس معجزے کو دیکھ کر ان کا جو ایک بیٹا تھا اب اللہ کے فضل سے مع اہل و عیال احمدیت میں داخل ہو چکا ہے اور اس کے بہت سے اور دوست بھی بیعت کر چکے ہیں۔

پاکستان کے چند عبرتناک واقعات

جماعت کے نہایت مخالف، گستاخ اور معاند مولوی عبد الواحد مخدوم جوڈو کے رہنے والے تھے۔

۱۸ فروری ۲۰۰۰ء بروز جمعہ ایک حادثہ میں ٹرالی کے نیچے کچلے گئے اور ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کے وقت مقتول اپنے دو دیگر ساتھیوں کے ہمراہ موٹر سائیکل پر سوار تھے اور جماعت احمدیہ کے خلاف جلسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں اشتہار لگانے کی مہم پر تھے۔ چند دنوں میں متعدد دیہاتوں میں ان کا جماعت کے خلاف جلسے کروانے کا پروگرام تھا۔ عبد الواحد مخدوم اس حادثہ میں موقع پر ہی ہلاک ہو گیا جب کہ دو ساتھی زخمی ہو گئے۔ منظور چنیوٹی کے دست راست تھے اور ربوہ کے نواحی دیہات میں جماعت کے خلاف محاذ سنبھالا ہوا تھا۔ زبان درازی میں پنڈت لیکھرام ثانی تھا اپنی ہلاکت سے پورے علاقہ میں جماعت کی صداقت کا نشان بن گیا۔

۲۸ فروری ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ چک ۵۵ ضلع ساہیوال میں وہاں کے ایک غیر احمدی مولوی نے چیچہ وطنی شہر سے چند علماء کو بلا کر جماعت احمدیہ کے خلاف پولیس کی حفاظت میں سخت دشنام اندازی کی۔ تقریباً ایک ماہ بعد مولوی موصوف (محمد سعید) دنیا پور سے بارات کی واپسی پر عارف والا شہر کے قریب اپنی بیوی بچے اور برادر نسبتی سمیت کار کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا۔ اس مولوی کی قل خوانی کی تقریب میں دیگر مولویوں نے کہا کہ احمدی شاید خوش ہونگے کہ ان کی وجہ سے ہمارا مولوی ہلاک ہوا ہے مگر ہم اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔

ضلع بدین سندھ میں کھوسکی کے ساتھ ۵ میل پر شادی لارج چھوٹا سا شہر ہے وہاں پر صوفی محمد خان نامی ایک شخص رہتا تھا شروع میں اخبار جسارت کا نمائندہ بنا۔ ساتھ ساتھ ایجنسیوں کا بھی نمائندہ بن گیا۔ کچھ عرصہ پہلے اخبار جسارت کی نمائندگی ختم ہوگئی۔ اس کے بعد اُمت اخبار کراچی کا نمائندہ بن گیا۔ اس کے مشن میں یہ شامل تھا کہ جماعت کے خلاف لکھنا، جماعت کی ڈاک سنسر کرنا، جماعت کے جو اجتماع، جلسے وغیرہ ہوتے ہیں ان کی رپورٹ کرنا۔ حتیٰ کہ ہر وقت اس کی کوشش رہتی تھی کہ جماعت کو پریشان کیا جائے۔

۱۵ اروز قبل دن کے بارہ بجے ایاز خٹک نامی لڑکے نے شادی لارج شہر میں صوفی محمد خان کو قتل کر دیا۔ قتل کر کے ایاز خٹک خود تھانہ میں حاضر ہو گیا تا کہ کسی احمدی پر جھوٹا الزام نہ لگایا جا سکے۔ ۴ گھنٹے تک لاش سڑک پر پڑی رہی اور بڑی عبرت ناک موت تھی۔

صدر صاحب چک نمبر اہانس ضلع ملتان لکھتے ہیں کہ چک میں ایک مولوی محمد بخش عرصہ ایک سال سے جماعت کی شدید مخالفت کر رہا تھا۔ مختلف مواقع پر گاؤں میں جلسے کرواتا۔ شر پسند ملاؤں کو بلاتا اور جماعت کے خلاف بدزبانی کرواتا۔ مولوی مذکور ۱۰ مئی ۲۰۰۰ء کو اپنے بھائیوں کے پاس ضلع مظفر گڑھ گیا جو اس کا اپنا آبائی گاؤں بھی تھا۔ وہاں پر بھائیوں کے ساتھ مالی معاملات پر جھگڑا ہوا جس پر انہوں نے مولوی مذکور کو تشدد کا نشانہ بنایا اور اتنا تشدد کیا کہ اس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ جنازے میں گاؤں کے صرف ۹ افراد نے شرکت کی۔ اس واقعہ کی اطلاع پر ان کے آبائی گاؤں سے بھی لوگ جنازے میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے مگر راستہ میں بس کے دونوں ٹائر پھٹ گئے جس کی وجہ سے یہ لوگ نہ تو مولوی کا جنازہ پڑھ سکے اور نہ ہی منہ دیکھ سکے۔

مولوی یوسف لدھیانوی کا بیان

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں جناب مولوی یوسف لدھیانوی صاحب کا ایک بیان آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سے اندازہ ہوگا کہ کتنی جھوٹی قوم ہے جن سے ہمیں واسطہ پڑا ہے۔

ٹنڈو آدم سندھ میں ختم نبوت کی چوتھی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولوی یوسف لدھیانوی نے کہا:

"مرزا قادیانی سے لے کر مرزا ناصر تک قادیانیوں کے تمام روحانی پیشواؤں کی موت عبرتناک ہوئی ہے اور موجودہ قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد بھی فالج کے حملے سے موت کے بستر پر پڑا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے ملاقات کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن ایک دعا ہے کہ مرزا طاہر احمد میری زندگی میں مر جائے"۔ (رسالہ ختم نبوت صفحہ ۲۵۔ جلد ۱۸ شمارہ ۲۶۔ مورخہ ۱۹ تا ۲۵ نومبر ۱۹۹۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے وہ میری زندگی میں مر کر اپنے جھوٹا ہونے پر مہر ثبت کر گیا۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور اگر تیرا غضب میرے پر نہیں ہے اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔

دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ جبکہ تو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دعا کو قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ تبھی سے میری روح دعاؤں کی طرف دوڑتی ہے اور میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔ اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور اُن کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں، جھکتا ہے۔ اب تیری طرف اور تیرے فیصلے کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ اُن کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔

یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے۔

میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راستباز نبیوں کی۔ وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے۔ مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین"۔ (المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلے سال کی کامیابیاں تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے کروڑوں تک پہنچی ہیں۔ ابھی دو سال باقی ہیں۔ اب آگے آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے اور مولوی کس قدر اپنے سینے کے ابال میں ابلتے اور جلتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اب احمدیت کی دنیا بھر میں ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ ناممکن ہے۔ جتنا چاہیں زور لگائیں۔ ایڑی چوٹی کا زور لگائیں یقیناً ناکام اور نامراد رہیں گے اور احمدیت دن بدن ترقی کرتی چلی جائے گی۔ پس دعاؤں کے ذریعہ ان کوششوں کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ اب اس کے بعد میں اس خطاب کو ختم کرتا ہوں اور آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

جلسہ سالانہ قادیان ... ۱۸ نومبر ۲۰۰۰ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۶-۱۷-۱۸ نومبر ۲۰۰۰ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

گیا ہے اور ابھی بہت سی روایات باقی ہیں جو آئندہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنے سال چلیں گی۔اس انداز سیرت بیانی میں یہ ایک خاص فرق ہے کہ صحابہ کے اپنے الفاظ میں جس طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا جو وہاں ایمان افروز نظارے دیکھے، جو نشانات اترتے دیکھے خود اپنے سادہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ایک مؤرخ کی زبان اور ہوتی ہے اور راوی کی زبان اور ہوتی ہے۔پس اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا بیان آپ کے صحابہ کے ہی بیان میں پیش کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ بعض صحابہ کا پہلے بھی ذکر آچکا ہے مگر رجسٹر روایات میں بار بار ان کی مختلف روایات ہیں اس لئے اسی ترتیب سے میں ان کو بیان کرتا چلا جاؤں گا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی کا ذکر فرمایا:

آپ کی پیدائش ۱۸۶۲ء میں میرٹھ میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام مشتاق احمد تھا۔ ۱۷سال کی عمر میں آپ کپور تھلہ اپنے چچا کے ہاں منتقل ہوگئے جن کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ براہین احمدیہ کو پڑھ کر متاثر ہوئے۔ ۱۸۸۴ء میں بیعت کے لئے عرض کیا لیکن حضرت اقدسؑ نے اذن الٰہی کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کردیا اور پھر ۱۸۸۹ء میں جب اذن الٰہی ہوا تو آپ بھی لدھیانہ میں بیعت کرنے والوں میں شامل ہوگئے۔

آپ جب بھی قادیان جاتے تو زود نویس ہونے کی وجہ سے حضرت اقدسؑ کی ڈاک وغیرہ لکھنے کی سعادت پاتے۔ "جنگ مقدس" ساری کی ساری لکھنے کی سعادت بھی آپ ہی کو حاصل ہوئی۔ حضرت اقدس بولتے جاتے اور آپ لکھتے جاتے۔ اس زود نویسی کی بدولت آپ کو جو قرب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل ہوا اس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ سے بڑے رشک کے انداز میں کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق "دقیق الفہم" کے الفاظ کہے یعنی بہت باریک بین نگاہ ہے۔

آپ حضرت اقدس کے خطوط کے جوابات لکھا کرتے تھے۔ایک خط پر لکھنے والے نے لکھا ہوا تھا کہ یہ خط صرف حضرت اقدسؑ ہی کھولیں۔ آپ یہ دیکھ کر وہ خط بند حالت میں حضرت اقدسؑ کے پاس لے گئے تو حضور نے خط آپ کو دیتے ہوئے کھولنے کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ "ہم اور آپ کوئی دو ہیں"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل بھی ہمیشہ ڈاک میں ایسے خطوط ملتے رہتے ہیں تو یاد رکھیں ضروری نہیں کہ اپنے ہاتھ سے ہی کھولا جائے۔ کوئی معتمد اگر کھول دے تو اس پہ کوئی فرق نہیں کرنا چاہئے۔ بعض خطوط میں راز دار باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ وہ اوپر لکھ دیتے ہیں تو ان کو پھر میں بہر حال خود ہی پہلے پڑھتا ہوں۔

کسی تقریب میں بوجہ عدم اطلاع شامل نہ ہوسکنے کا شکوے کے رنگ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا تو حضور نے فرمایا کہ "آپ کے شامل نہ ہوسکنے کا مجھے بڑا قلق ہے لیکن آپ خیال نہ کریں کیونکہ کپور تھلہ کی جماعت دنیا میں میرے ساتھ رہی ہے اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی"۔ ۱۸۹۲ء کے جلسہ میں اشاعت کے لئے جس مطبع کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی اس میں چندہ دینے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں آپ کا ذکر نویں نمبر پر ہے۔ آپ کو ابتداء میں شاعری سے بھی دلچسپی تھی اور دو چار نظمیں بھی کہیں لیکن حضور انورؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد نظمیں کہنا ترک کردیا۔

حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ: "ایک دفعہ ہم مسجد مبارک کے ملحقہ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام اندر سے تشریف لائے اور حضور چشم پُر آب تھے۔ حضور کی یہ حالت بہت کم دیکھنے میں آئی ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کیا بات ہے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج مجھے حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان اشعار نے بہت رلایا ہے۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ   فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ   فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تو ہی میر آنکھ کی پتلی تھا اور آج میری آنکھ کی پتلی اندھی ہوگئی ہے۔اب تیرے بعد جو بھی مرتا پھرے مجھے تو صرف تیری موت ہی کا خوف تھا۔ فرمایا "کاش یہ رباعی میری ہوتی اور میری تحریریں اس کی ہوتیں"۔(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کا اندازہ کریں کہ کس کثرت سے ہیں اور کتنی روشنی پھیلانے والی ہیں مگر اس ایک شعر کے بدلے آپ نے حسرت کی کاش یہ ساری حسان کے نام لکھی جاتیں اور اس کا یہ شعر میرے نام لکھا جاتا۔ آپ مزید بیان کرتے ہیں: "بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ جب ہم قادیان سے رخصت ہونے لگتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دودھ وغیرہ لے آتے اور فرماتے پی لو، راستہ میں بھوک نہ لگ جائے۔ اور بسا اوقات آپ رخصت کرنے کے لئے نہر تک ساتھ آتے"۔(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۰)

ایک اور روایت میں آپؓ بیان کرتے ہیں: میں، منشی اروڑا صاحب مرحوم اور محمد خان صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ روزے کی افطاری کا وقت ہوگیا۔ آپؑ اندر جاکر شربت کا گلاس لائے۔ میں نے کہا کہ حضور ایک گلاس سے منشی صاحب کا کیا بنے گا۔ کل افطاری کے وقت یہ نو گلاس پی گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے اور اندر جاکر ایک لوٹا شربت کا بھر کر لائے اور منشی اروڑا صاحب کو پیش کردیا"۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۹،۸)

حضرت منشی صاحبؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ: "ایک شخص علی گوہر نامی پہلے کپور تھلہ میں ملازم تھے۔ان کی اڑھائی روپے پنشن مقرر ہوئی۔اس کے بعد وہ جالندھر چلے گئے۔اخلاص کی وجہ سے ان کی ہمیشہ خواہش تھی کہ قادیان جاکر حضرت اقدس کی زیارت کریں لیکن تہی دستی مانع تھی۔ میں نے قادیان جانا تھا۔ میں ان کو بھی ساتھ قادیان حضرت اقدس علیہ السلام کی زیارت کے لئے لے گیا۔ حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوکر جب ہم واپس ہونے لگے تو حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا "منشی گوہر علی صاحب آپ ذرا ٹھہریں"۔ میں باہر آکر کھڑا ہوگیا۔ حضرت اقدس نے بارہ روپے لاکر ان کو دیئے لیکن انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ یہ تو میرا فرض ہے کہ حضور کی خدمت کروں۔اس پر حضور علیہ السلام نے مجھے آواز دی اور فرمایا کہ "منشی صاحب یہ آپ کے دوست ہیں آپ ان کو سمجھاویں"۔ خیر میں نے ان کو سمجھایا کہ یہ حضورؑ کی طرف سے عطیہ ہے اور اس میں بہت برکت ہے آپ اسے لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے روتے ہوئے لے لئے۔ جب واپس جالندھر آئے تو آتے ہی اسی قدر رقم پر جو حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کو دی تھی یعنی بارہ روپے (ماہوار پر) برانچ پوسٹ آفس میں ملازم ہوگئے۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۲۲۹،۲۲۷)

آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :ایک دفعہ میں دس گیارہ بجے کے قریب حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضور کی انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں اور خارش سے سخت تکلیف تھی۔اسی دن عصر کے بعد مجھے حاضر ہونے کا موقعہ ملا تو دیکھا کہ حضور چشم پر آب ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور آج خلاف معمول چشم پر آب کیوں ہیں؟ فرمایا انگلیوں کی تکلیف کی وجہ سے میرے دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہوا ہے اور میری صحت کا یہ حال ہے۔اس خیال کا آنا ہی تھا کہ مجھے ایک پرہیبت الہام ہوا کہ "تیری صحت کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے؟"۔اس الہام کے ساتھ میرے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ اٹھا اور میں اسی وقت سجدے میں گر گیا اور بہت دعا وزاری کی۔جب سر اٹھایا تو خارش وغیرہ کا نام نہ تھا اور مجھے ہاتھ دکھائے جن پر کسی پھنسی کا نشان تک نہ تھا۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۲)

ایک روایت میں آپ بیان کرتے ہیں: "ایک دفعہ ہم بٹالہ سے قادیان جارہے تھے کہ نہر پر ایک سکھ ملا جو قادیان سے آرہا تھا۔اس نے کہا کہ آج عجیب بات دیکھی ہے۔ پوچھنے پر بتایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تالاب کے پاس لڑکوں سے کھیل رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جاتے ہوئے قریب سے گزرے۔ آپؑ نے آواز دی "محمود" صاحبزادہ صاحب بھاگتے ہوئے آئے۔ جب قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا "اچھا محمود اگر تم وہی ہو جس کی خبر خدا نے مجھے دی ہے تو جاؤ کھیلو خدا تمہیں خود پڑھائے گا"۔(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۸)

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم نے سوال کیا کہ حضور نشان نمائی کے لئے کوئی میعاد مقرر فرمادیتے ہیں۔ کبھی سال کبھی چھ مہینے کی۔ کیا یہ آپ الہام الٰہی کے ماتحت کرتے ہیں یا اس کی آپ کو اجازت ہے کہ جس قدر چاہیں میعاد مقرر فرمادیں۔ فرمایا "نہیں۔ہاں مجھے خدا تعالیٰ پر ایسا یقین اور کامل بھروسہ ہے کہ میں بذریعہ دعا خدا تعالیٰ سے وہ نشان میعاد کے اندر ظاہر کروالیتا ہوں"۔

(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

حضرت منشی صاحب کی ایک اور روایت ہے۔ "ایک مولوی نے حضرت مسیح موعودؑ سے بحث کی۔ حضور نے اپنی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ آخر وہ چپ ہوگیا۔ حضور نے فرمایا "آپ سمجھ گئے ہیں"۔اس نے کہا کہ ہاں خوب سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں (نعوذ باللہ) کیونکہ دجال کا کام ہے کہ وہ دوسروں کو خاموش کردیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرائے۔وہ بڑا حیران ہوا اور اس نے بٹالہ جاکر حضور کے متعلق ایک اشتہار شائع کیا اور لکھا کہ یہ شخص بڑا مخیر ہے۔ میں نے اس کے منہ پر اس کو دجال کہا لیکن اس کی پیشانی پر ذرا بل نہ آیا۔ پھر میں نے آتے ہوئے اس کو کہا کہ میرے پاس خرچ نہیں ہے تو اس نے پچیس روپے نکال کردے دئے"۔(روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ بھینی بانگر متصل قادیان

آپ ابتدائی بیعت کرنے والے صحابہ میں شامل تھے۔ قادیان جاکر نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔

آپ بیان فرماتے ہیں کہ: "ایک میرے بھائی نواب دین کو خواب آیا کہ حضور نے میرے سے آٹھ آنے کے پیسے مانگے ہیں۔ پھر میں اور نواب دین دونوں پیسے دینے گئے اور خواب سنائی تو حضور نے فرمایا کہ اس خواب کے نتیجہ میں تم علم پڑھوگے۔ سو جب مولوی سکندر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے گاؤں میں آگئے تو ان سے میں نے اور نواب دینؓ نے بلکہ اور بھی بہت لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور کچھ اردو کتابیں بھی پڑھیں جو حضور کا فرمانا پورا ہوگیا۔ اور ہمارے گاؤں میں ایک پیپل کا درخت تھا جو ہم نے مرزا نظام الدین صاحب کے پاس فروخت کیا تھا اور اس وقت ہمارے گاؤں میں بیماری طاعون تھی اور ہم نے دہ روپے جو پیپل کی قیمت کے تھے وہ سیر پر آتے وقت حضرت صاحب کے آگے نذر کردئے اور حضور راستے سے ہٹ کر ہمارے گاؤں میں مسجد کے پاس آکر دعا کرنے لگ گئے اور بیماری دور ہوگئی"۔

(روایت فتح محمد صاحبؓ آف بھینی بانگر قادیان رجسٹر روایات نمبر صفحہ ۵۷،۵۶)

حضرت صوفی نبی بخش صاحب لاہوری۔ سکنہ راولپنڈی

آپ کا سن ولادت اندازاً ۱۸۶۳ء ہے۔ بیعت کی توفیق ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ملی۔ ۲۱ رمضان المبارک ۱۹۴۴ء کو وفات پائی۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چھ بیٹے چھوڑے۔

روایات:

خاکسار کو اکتوبر ۱۸۸۶ء میں پہلے پہل قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حضور مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا کہ ایک لڑکا انہیں عطا کیا جاوے گا جو بہت سے قوموں کی برکت کا باعث ہوگا۔ حضورؑ کے خلاف لیکھرام پشاوری نے بھی ایک اشتہار شائع کیا۔ اس امر کی تحقیقات کے ضمن میں مجھے بھی قادیان آنا نصیب ہوا۔

میں پہلی بار اس جلسہ میں شریک ہوا جو جماعت کا پہلا جلسہ تھا اور قریباً ۸۰ یا کچھ کم احباب اس میں شامل تھے۔ حضور کا منشاء یہ تھا کہ آپ کو منہاج نبوت پر آزمایا جاوے کہ ازروئے قرآن مومن کون ہے اور کافر کون۔

خاکسار کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا گیا۔ میں اس زمانے میں انجمن حمایت اسلام کا مہتمم کتب خانہ تھا اور آنریری طور پر اپنی ملازمت کے اوقات کے علاوہ دینی خدمت سمجھ کر سرانجام دیتا۔ جب میں قادیان پہنچا تو میرے ساتھ انجمن حمایت اسلام کے بہت سے کارکن جن میں سے حاجی شمس الدین صاحب سیکرٹری اور معزز احباب بھی شامل تھے۔ اس جلسہ میں آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ رسالہ آسمانی فیصلہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ مرحوم نے پڑھ کر سنایا۔

یہ جلسہ بڑی مسجد میں جو آج کل مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے منعقد ہوا۔ سب سے اخیر حضور مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ جس وقت حضور مسجد میں تشریف لائے اور میری نظر حضور کے چہرہ مبارک پر پڑی تو مَیں نے حضور کو پہچان لیا اور فوراً بجلی کی طرح میرے دل میں ایک لہر پیدا ہوئی کہ یہ وہ مبارک وجود ہے جس کو مَیں نے ایام طالبعلمی یعنی ۱۸۸۲ء کو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے اس دن وہ لباس پہنا ہوا تھا جس لباس میں وہ مجھے خواب میں ملے تھے۔ جب یہ جلسہ ختم ہوا تو حضور مسجد اقصیٰ کے دروازے کے قریب کھڑے ہوگئے اور ہر ایک ان سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا۔ سب سے اخیر پر میں نے مصافحہ کیا کیونکہ میرے دل میں کچھ خاص بات عرض کرنی مقصود تھی۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے پہلے ایک ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک ہے تو آپ کی بیعت نور علیٰ نور ہوگی اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو اس کی بیعت فسخ ہو جائے گی اور ہماری بیعت رہ جائے گی۔ میں نے عرض کیا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا ہم خود تمہیں بلالیں گے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد حضور کا خادم حامد علی مجھے بلا کر لے گیا اور میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۲۱ تا ۲۲)

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابن مفتی شیخ محمد عبداللہ صاحب سکنہ بھیرہ

آپ ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۹۱ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ "ضمیمہ انجام آتھم" میں ۲۴۵ ویں نمبر پر آپ کا نام مع اہلیہ درج ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؓ کے پھوپھا تھے اور آپ ان کے شاگرد اور داماد بھی تھے۔ آپؓ کی ایک صاحبزادی ہاجرہ بیگم صاحبہ کی شادی چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ سے ہوئی۔ آپ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "سَیَهْدِی" کا الہام ہوا۔ آپ کا وصال قادیان میں ۱۹۲۴ء میں ہوا اور وہیں دفن ہیں۔

روایات: مَیں پہلے پہل ۱۸۸۸ء میں قادیان میں حاضر ہوا تھا اور ایک ہفتہ حضور کے اصرار پر یہاں ٹھہرا تھا۔ ۱۸۹۰ء میں ہجرت کرکے قادیان میں آیا۔ بیعت ۱۸۹۱ء کے آخر میں کی۔ مَیں بیعت کرکے واپس بھیرہ چلا گیا کیونکہ مَیں اس وقت ملازم تھا۔ ۱۸۹۰ء میں مجھے بھیرہ میں میعادی بخار ہوا۔ میری بیوی قادیان میں تھی۔ اس نے لکھا کہ یہاں آجاؤ۔ میں نے رخصت کی درخواست ایک مہینے کی کی۔ جب میں یہاں آیا تو حضور نے میرا علاج شروع کیا۔ ایک مہینہ میں مَیں کافی تندرست ہو گیا۔

بعد میں میری بیوی نے سنایا کہ آپ بھیرہ میں تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ میرا دوپٹہ اڑ گیا ہے اور میں سر سے ننگی ہوں۔ مولوی صاحب قبلہ نے دیکھا اور پوچھا کہ تمہارا دوپٹہ کہاں ہے تو میں نے کہا آندھی میں اڑ گیا ہے۔ مَیں نے یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کو فوراً یہاں بلالو۔ اس لئے میں نے خط لکھ دیا ورنہ آپ کی علالت کا مجھے کوئی علم نہ تھا۔ جب آپ یہاں آئے تو حضور (نے) خود بخود سن کر تشریف لا کر علاج شروع کیا۔ جب آپ کو کچھ آرام ہوا تو پھر خواب دیکھی کہ دوپٹہ میرے سر پر ہے اور مولوی صاحب پوچھتے ہیں کہ تم نے تو کہا تھا کہ دوپٹہ اڑ گیا ہے یہ کہاں سے آیا؟ تو میں نے کہا کہ آندھی میں اڑ گیا تھا مگر حضرت صاحب کے گھر سے مل گیا۔

انہی ایام میں مجھے تپ محرقہ بخار ہوا۔ حضرت قبلہ مولوی صاحب میرے معالج تھے۔ ایک دن میری حالت خراب تھی، مجھے سرسام تھا۔ رات کو عشاء کے بعد مولوی صاحب بمعہ مولوی قطب الدین صاحب مجھے دیکھنے آئے۔ جب مجھے دیکھ کر باہر نکلے تو میری ساس پیچھے پیچھے دروازہ تک گئیں تو مولوی صاحب نے مولوی قطب الدین صاحب کو فرمایا کہ آج کی رات ناممکن ہے کہ بچے۔ میری ساس سن کر بہت پریشان ہوئی اور فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ آج فضل الرحمٰن کی حالت بہت خراب ہے، آپ دعا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ میں ایک ضروری مضمون لکھ رہا ہوں آپ میری طرف سے مولوی صاحب کو تاکید کر دیں کہ بہت توجہ سے علاج کریں۔ انہوں نے عرض کی کہ مولوی صاحب تو اس کو دیکھ کر کہہ گئے ہیں کہ آج کی رات اس کا بچنا بہت مشکل ہے۔ وہ کہتی تھیں کہ حضور نے سب کاغذ رکھ دیئے اور فرمایا میں نے تو ابھی اس سے بہت کام لینے ہیں۔ تم جاؤ میں دعا کرتا ہوں اور سر اس وقت سجدے سے اٹھاؤں گا جب وہ اچھا ہو جائے گا۔ چنانچہ میں واپس آگئی۔ ان کا بیان ہے کہ رات دو بجے ان کو خون کا ایک دست آیا۔ پھر چار بجے اس کے بعد مفتی صاحب نے آنکھ کھول دی۔ صبح کی نماز کے بعد ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ نے آکر آواز دی کہ مفتی صاحب کا کیا حال ہے، حضرت صاحب نے دریافت فرمایا ہے۔ تو انہوں نے وہ اسہال کا واقعہ سنا دیا اور کہا کہ اس وقت ہوش نہیں ہے۔ دوسرے دن دوپہر کے وقت حضور خود تشریف لائے اور مجھ کو دیکھا۔ فرمایا بخار ٹوٹ گیا ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ لڑکی کو میرے پاس ہر روز بھیج دیا کرو میں تریاق الٰہی بھیجوں گا۔ وہ کھایا کرو۔ میری لڑکی امۃ الرحمٰن ہر روز صبح کو جاتی اور تریاق الٰہی لے آتی۔

(رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۲)

حضرت گلاب خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پنشنر سیالکوٹ

۱۸۹۲ء میں بذریعہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیعت کی۔ آپ فرماتے ہیں: "۹۵۔۱۸۹۴ء ہوگا یا کم و بیش، مہینہ اپریل کا تھا اور جمعہ کا دن تھا۔ لوگ جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد اقصیٰ میں جمع تھے۔ حضرت اقدسؑ اور حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ بھی وہاں موجود تھے۔ لوگ قریباً دو سو تھے۔ مجھے نماز میں سخت بخار ہو گیا جس سے مجھے بہت تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو چونکہ مجھ سے بہت محبت تھی تو ان سے رہا نہ گیا۔ حضرت اقدسؑ کے قریب آکر عرض کی گلاب خان (یعنی احقر) کو بخار ہو گیا ہے جس سے بہت تکلیف ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھوڑا ٹھہرو۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد پھر عرض کی۔ پھر حضور نے فرمایا جلسہ برخاست ہونے دو۔ تھوڑی دیر میں جلسہ برخاست ہو گیا اور حضرت اقدس اٹھ کر تشریف لے گئے۔ اور مَیں وہاں مسجد میں رہا۔ جلدی سے مجھے حضور نے دوائی لا کر دی یا بھیج دی۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ دوائی کے استعمال کے تھوڑی دیر کے بعد میرا بخار بالکل اتر گیا کہ گویا مجھے کبھی بخار ہوا ہی نہیں تھا۔ یہ صریح مَیں نے اور دیگر لوگوں نے اسی وقت آن کی آن میں دیکھا"۔

(روایت گلاب خان صاحبؓ سیالکوٹ۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۳۴)

گلاب خان صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ: "ایک اور بات جو مَیں نے اپنے ایک دوست سے سنی جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت اقدس کس قدر رحیم و کریم تھے اور اپنے معمولی مرید کی اس قدر عزت افزائی فرماتے تھے۔ واقعہ یوں ہے کہ مسمّی مستری حسن دین صاحب مرحوم ساکن میانہ پورہ سیالکوٹ جو بہت ہی نیک آدمی تھے اور جھوٹ بالکل نہیں بولا کرتے تھے مجھے کہنے لگے کہ مَیں ابھی قادیان سے آیا ہوں وہاں کنواں مکان کے اندر بنانا تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ بسبب موسم گرما ہونے کے اور زمین کے ذرا نیچے ہونے کے مجھے بہت سخت پسینہ آگیا۔ اتنے میں حضرت اقدس علیہ السلام تشریف لائے۔ فرمانے لگے حسن دین تم کام کرو میں تم کو پنکھا کرتا ہوں کیونکہ تم کو بہت گرمی لگ رہی ہے۔ کوئی شخص ایسا بھی دنیا میں ہے جو بادشاہ بھی ہو اور ایک معمولی آدمی کو کہے کہ میں تمہیں پنکھا کرتا ہوں کیونکہ تمہیں گرمی لگ رہی ہے۔ اللہ اللہ کیسا ہی رحیم و کریم انسان تھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلیم پر چلنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روایت گلاب خان صاحبؓ سیالکوٹ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

حضرت میاں فیروزالدین صاحبؓ سیالکوٹی
ولد میاں گلاب الدین صاحب

تاریخ پیدائش ۱۸۷۷ء۔ تاریخ بیعت ۱۸۹۲ء۔

آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے دادا حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ نے احمدیت قبول کی۔ آپ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ان خوش نصیب صحابہ میں سے تھے جنہیں ۱۹۰۳ء کے سفر جہلم اور اکتوبر ۱۹۰۴ء کے سفر سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

آپ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابو فضل دین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ لاہور ہائی کورٹ کے والد ماجد اور بابو قاسم دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے بھائی تھے۔ گویا آپ کے دادا، والد اور بیٹا سب صحابہؓ میں شامل تھے۔

حضرت میاں فیروزالدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو میرے دادا صاحبؓ نے کچھ عرصہ بعد بیعت کرلی اور سارے خاندان کو کہا کہ "میں ان کا اس زمانہ سے واقف ہوں جب کہ حضور علیہ السلام یہاں یعنی سیالکوٹ میں ملازم تھے۔ اس لئے آپ لوگ میرے سامنے بیعت کرلیں۔ یہ منہ جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا"۔ چنانچہ ۱۸۹۲ء میں ہمارے سارے خاندان نے بیعت کرلی۔

روایات میں ایک چھوٹی سی روایت درج ہے کہ:

☆...... "ہم حضور کے پاس ہی بیٹھے تھے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ نے عرض کیا کہ حضور میرا خون بدن میں سے ٹپک رہا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ کابل میں آبپاشی کا کام کرے گا"۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر دس۔ صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۷)

☆...... "ایک دفعہ میر ناصر نواب صاحبؓ فرمانے لگے۔ حضور یہ جو نانبائی ہے یہ روٹیاں چرا لیتا

ہے۔ حضور خاموش رہے۔ دوسرے دن پھر عرض کیا۔ حضور خاموش رہے۔ تیسرے دن پھر عرض کیا۔ فرمایا میر صاحب یہ تو ایک روٹی کے لئے دو دفعہ دوزخ میں جاتا ہے۔ ایک دفعہ نکالنے کے لئے اور ایک دفعہ لگانے کے لئے۔ اس سے بڑھ کر میں اس کو کیا سزا دوں۔ اگر کوئی اس سے اچھا آپ کو ملتا ہو تو لے آؤ"۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۰۔ صفحہ ۱۳۷)

حضرت شیخ صاحب دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گوجرانوالہ

ولدیت شیخ محمد بخش صاحب۔ بیعت ۱۸۹۲ء۔ تاریخ پیدائش اگست ۱۸۷۴ء۔ تاریخ وفات یکم مئی ۱۹۶۴ء بروز جمعہ۔

آپ Legal Remembrence Office میں ٹائپسٹ تھے۔ حضور نے انگریزی میں جو کچھ حتی کہ میموریل بھی ٹائپ کرانے ہوتے تھے تو وہ ان کے بھائی قریشی محمد حسین اور غلام محمد صاحب کے ہاتھ ان کو بھیج دیتے اور یہ ٹائپ کر کے قادیان بھیج دیتے تھے۔ یہ فخر سے کہا کرتے تھے:

"یہ فخر خدا کے فضل سے مجھے حاصل ہے کہ میں خدا کے نبی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی آخرالزماں کا ٹائپسٹ ہوں"۔

ایک مرتبہ لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے مردانہ حصہ میں حضور کے پاس بیٹھ کر برکت حاصل کرنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہوا۔

آپؓ بیان کرتے ہیں: "غالباً ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور کو اطلاع ملی کہ حضورؑ فلاں گاڑی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ ہم لوگ حضور کی پیشوائی کے لئے ریلوے سٹیشن پر گئے۔ ان دنوں گھوڑا فٹن گاڑی کا بہت کم رواج تھا۔ ہم نے فٹن تیار کھڑی کر دی۔ جب حضور سوار ہوئے تو ہم نوجوانوں نے جیسا کہ عام رواج تھا گاڑی کے گھوڑے کھلوائے اور فٹن خود کھینچنا چاہا۔ تو حضورؑ نے ہمارے اس فعل کو دیکھ کر فرمایا ہم انسانوں کو ترقی دے کر اعلیٰ مدارج کے انسان بنانے آئے ہیں نہ کہ برعکس اس کے انسانوں کو گرا کر حیوان بناتے ہیں کہ وہ گاڑی کھینچنے کا کام دیں۔ مفہوم یہ تھا الفاظ شاید کم و بیش ہوں۔ خیر ہم خدام نے فوراً اپنے فعل کو ترک کر دیا اور گھوڑے گاڑی لے کر چلائے۔ میں فوراً فٹن کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور حضور کو تمام راستہ چھتری تانے آیا گویا اس طرح مجھے چھتر برداری کی خدمت کرنے کا موقع ملا جس پر مجھے فخر ہے کہ حضور کا چھتر بردار ہوں"۔

(روایت صاحب دین صاحب سیکرٹری تبلیغ گوجرانوالہ۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۰)

حضرت میاں گوہر دین صاحبؓ

ابن میاں بھاگو صاحب سکنہ قادر آباد نواں پنڈ متصل قادیان

آپؓ کا سن زیارت و بیعت ۱۸۹۴ء ہے۔ مسجد مبارک قادیان کی تعمیر میں آپ نے بھی حصہ لیا۔ بیت الدعا کے ایک دروازے پر آپ نے چتر کاری کی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "سادہ ہی ہونا چاہئے"۔

روایت: ایک دفعہ سخت بیمار تھا کہ بیہوشی کی حالت ہو گئی۔ اسی حالت میں میں نے اپنی اہلیہ کو کہا کہ جب حضرت مسیح موعود کہیں ادھر تشریف لاویں تو میری حالت عرض کر دینا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ حضور اسی دن ادھر تشریف لے گئے اور جونہی ہماری گلی سے حضور گزرنے لگے تو میری عورت نے حضور سے عرض کی کہ "میں بیمار ہوں" (یعنی خاکسار گوہر دین) اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کو باہر بھیجو۔ میری اہلیہ نے دوبارہ عرض کی کہ حضور وہ سخت بیمار ہے، باہر نہیں آسکتا۔ تو حضور نے فرمایا کہ میرا نام لے کر اس کو کہہ دو کہ باہر آ جائے۔ میں نے جونہی یہ بات سنی میری تمام بیہوشی رفو ہو گئی اور اچھا بھلا ہو گیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت نے دیکھ کر فرمایا کہ بخار تو کوئی نہیں، تمہارا خیال ہے۔ پھر حضور نے اپنے پاس سے ایک دوائی مجھے دی۔ کوئی بیماری باقی نہیں رہی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۰)

روایات حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی

ابن حافظ محمد یاسین صاحب سکنہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

آپ کا سن پیدائش ۱۸۵۴ء ہے اور ۱۸۹۷ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ جبکہ زیارت کا شرف ۱۸۸۹ء سے قبل پایا۔ ۲۸ رجون ۱۹۴۴ء کو آپ نے بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔

آپ مولانا عبید اللہ صاحب مبلغ ماریشس کے والد ماجد تھے۔ آپ نے جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں شرکت فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ تقریر سننے پر فوراً اپنے بھائی اور استاد کے ساتھ قادیان جا کر بیعت کر لی۔

مقدمہ گورداسپور کے دوران ایک مرتبہ جب جمعہ کے روز مولوی عبدالکریم صاحب نہیں آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو خطبہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ آپؓ نے قدرے معذرت کی تو ہاتھ پکڑ کر حضورؑ نے مصلے پر کھڑا کر دیا اور فرمایا: "آپ خطبہ پڑھیں میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں"۔ حضرت حافظ صاحب ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے اور مسجد اقصیٰ میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ زنانہ جلسہ گاہ میں آپ کی تقاریر ہوا کرتی تھیں۔ حمد باری، سیرت رسول ﷺ وغیرہ چھوٹے چھوٹے پنجابی رسائل آپؓ نے لکھے۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ احمدیت میں داخل ہونے کا آغاز اس طرح ہوا کہ شیخ محمد جان صاحب مرحوم وزیر آبادی جو اِسی سال فوت ہوئے ہیں۔ اور شادی خاں صاحب بہادر مرحوم مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے گماشتے تھے۔ وہ کبھی کبھی کوئی اشتہار یا اخبار دے دیا کرتے تھے جن میں وفات مسیح وغیرہ کا ذکر ہوتا تھا (اللہ ان کو جزائے خیر دے)۔ تو میری توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔

ابتدا میں شہر وزیر آباد میں اہل حدیث اور احمدیوں کا باہم حیات و ممات مسیح پر مباحثہ قرار پایا۔ چنانچہ اہل حدیث کی طرف سے مولوی ہدایت اللہ صاحب اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور احمدیوں کی طرف سے مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی وغیرہ قرار پائے۔ کئی روز بحث ہوتی رہی۔ مباحثہ میں شرط تھی کہ مباحثین کے سوا مجلس میں سے جو بولے گا وہ نکال دیا جائے گا۔ ہر روز احمدیوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ حیات مسیح کے متعلق کوئی قطعیۃ الدلالت استدلال پیش کیا جائے۔ مگر فریق مخالف کی طرف سے سوائے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ اور کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کے کچھ پیش نہ کیا گیا۔ احمدیوں کی طرف سے نزول کے متعلق چند قرآنی آیات مثلاً اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ، وَ اَنْزَلَ لَکُمْ مِنَ الْاَنْعَامِ ثَمَانِیَةَ اَزْوَاجٍ، وَ اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ، اور قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا یَتْلُوْ عَلَیْکُمْ آیَاتِ اللّٰهِ وغیرہ وغیرہ جواب دیا گیا۔ اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ کے جواب میں یہ کہا گیا کہ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَی السَّمَآءِ نہیں بلکہ یہ وہی اِلَی اللّٰهِ یا اِلَیْهِ ہے جو کسی کی وفات پر یا مصیبت پر اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا جاتا ہے۔ یا سورۃ عنکبوت میں اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ وغیرہ وغیرہ جس کے معنے آسمان پر جانے کے نہیں۔ اہلحدیث اور احمدی الگ الگ بیٹھے تھے۔ میں تھا تو اہلحدیث مگر میں بالکل الگ بیٹھتا تھا۔ میں بغرض منصف الگ بیٹھتا تھا۔ جب میں تمام دن سارا مباحثہ سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہماری طرف یعنی اہلحدیث کی طرف سے کوئی قطعیۃ الدلالت استدلال نہیں پیش ہوتا۔ تب میں نے ایک دن کھڑے ہو کر کہا کہ دونوں فریق کے احباب میری عرض سن لیں۔ چنانچہ سب

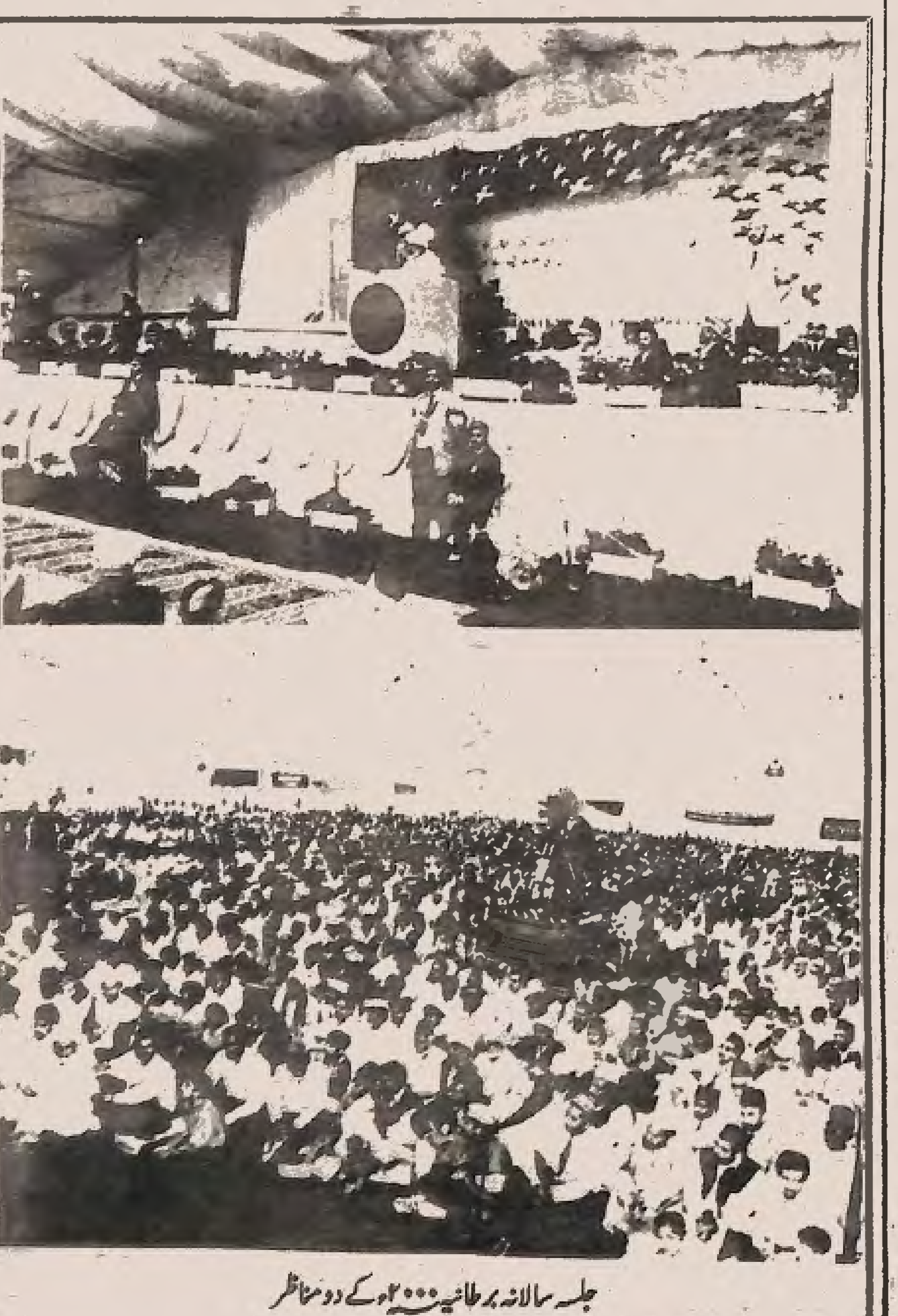

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے دو مناظر

ارشاد نبوی ﷺ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگولین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794, 27-0471

میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہنے لگے فرمایئے حافظ صاحب کیا ارشاد ہے۔ میں نے عرض کیا کہ شرائط مباحثہ میں یہ بھی ایک شرط مرقوم ہے کہ مباحثین کے سوا جو بولے گا وہ مجلس مباحثہ سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے کہا میں نکلنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ یہ عرض سن لی جائے۔ چونکہ اس وقت بفضل خدا میری وزیر آباد میں ایسی حیثیت نہ تھی کہ کوئی مجھ کو مجلس مباحثہ سے نکالنے کی جرأت کرتا۔ سب نے کہا فرمایئے۔ میں نے کہا جب ہم سے بار بار یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ کوئی قطعیۃ الدلالت استدلال حیات مسیح پر پیش کیا جائے تو چاہیئے تھا کہ ایسا استدلال پیش کیا جاتا۔ جب کوئی ایسا استدلال موجود نہیں پھر ناحق کی ضد پر اڑے رہنا میرے نزدیک کوئی انصاف نہیں۔ پس میں نے اتنی بات کرنی تھی۔ اب فرماؤ تو میں چلا جاؤں۔ سب نے کہا نہیں بیٹھیں۔

اس کے بعد پہلا اجلاس برخواست ہو گیا اور مولوی صاحبان کھانا کھانے کے لئے ایک اہلحدیث کے ہاں گئے۔ راستہ میں مَیں بھی اہلحدیث مولویوں کے ساتھ ہو گیا۔ مولوی ہدایت اللہ نے چیں بجبیں ہو کر فرمایا کہ تم نے ایسی بات مجلس میں کیوں کی۔ تم نہیں جانتے کہ قطعیۃ الدلالت استدلال حیات مسیح پر کوئی نہیں۔ مگر یہ نزول کی حدیثیں اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے اور زندہ موجود ہیں۔ میں نے کہا جب قطعیۃ الدلالت کوئی استدلال نہیں ہے تو خواہ مخواہ کی ضد کیوں؟ پس مولوی صاحب میری سمجھ میں تو یہی آیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پاگئے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد ہمارے مولویوں نے عام طور پر یہ کہنا شروع کر دیا کہ حافظ غلام رسول تو مارا گیا۔ چنانچہ سارے شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ حافظ غلام رسول مرزائی ہو گیا ہے۔ بس یہ عام چرچا شروع ہو گیا۔ میں نے کہا نہ میں مرزائی ہوں اور نہ میں نے مرزا صاحب کی بیعت کی ہے مگر میں یہ مانتا ہوں کہ یہ جو قرآن مجید موجود ہے اس میں عیسیٰ آسمان پر نہیں گیا بلکہ جس طرح قرآن میں بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ موجود ہے اسی طرح مسیح کا رفع الی اللہ مانتا ہوں۔ جس طرح حدیث میں نزول ہے اسی طرح مانتا ہوں۔ ابھی تک تو جو میرے دوست میرے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے یا نشست برخواست تھی وہ تو میرے ساتھ ہی رہے اس لئے کہ میں نے ابھی حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی تھی۔ خیر ان دنوں ایک پیرزادے بٹالہ کے جن کا نام غالباً پیر ظہور حسین تھا۔ وزیر آباد ثمن راجگان میں بغرض میرے ساتھ مباحثہ کرانے کے بلائے گئے۔ وہ بے شک قرآن خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے مگر وہ بھی یہ استدلال نہیں جانتے تھے۔ ان کے ساتھ میرا مباحثہ اس ثمن مذکور میں قرار پایا۔ مگر پیر صاحب تو چند منٹوں میں ایسے گھبرائے کہ موسم سرما میں عرق بجبیں ہو گئے۔ راجہ صاحب جو شہر کے رئیس اعظم تھے، انہوں نے سمجھا کہ پیر صاحب کی دال تو نہیں گلتی۔ انہوں نے فوراً مباحثہ بند کرا دیا اور کہہ دیا کہ یہ فقیر لوگ ہیں، صوفی لوگ ہیں ان کو مباحثات سے کیا غرض ہے۔ خیر یہ قصہ بھی ختم ہوا۔ اب انہوں نے اور ایک مولوی صاحب نامی فضل الدین گجرات سے منگوائے۔ وہ تو میرے پہلے ہی واقف بلکہ دوست تھے۔ جب ان کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا گیا کہ حافظ غلام رسول سے مباحثہ کرنا چاہیئے تو انہوں نے جواب دیا کہ اب یہ معاملہ ملتوی کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں پیر ظہور حسن صاحب بٹالوی کی ہتک ہے۔ لوگ کہیں گے لو جی پیر صاحب سے مباحثہ نہیں ہو سکا تو اب مولوی فضل الدین کو بلوایا ہے۔ یہ معاملہ بھی رفع دفع ہو گیا مگر شہر میں آگ لگ چکی تھی۔ اس لئے نئے نئے شاخسانے شروع ہو گئے۔ میں اپنی مجلس میں یہی کہتا تھا کہ لوگ ناحق کے جھگڑے لے بیٹھے ہیں۔ میرے ساتھ مخالفت شروع کر دی ہے۔ میں تو حضرت عیسیٰ کا رفع جیسا قرآن میں ہے مانتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص "اللہ والا" نام میرے ہم نشینوں میں سے تھا۔ اس نے پھر راجہ عطاء اللہ خاں صاحب سفیر کابل سے کہا کہ حافظ صاحب تو کہتے ہیں میں سب کچھ مانتا ہوں جو قرآن و حدیث میں آیا ہے۔ راجہ صاحب نے کہا پھر بلاؤ ان کو ہمارے سامنے آکر اقرار کریں۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ چنانچہ وہ شخص مجھے ساتھ لے گیا اور شہر میں منادی کرا دی۔ چنانچہ ہر مذہب و ملت کے آدمی رات کے آٹھ بجے ثمن میں جمع ہو گئے۔ (ثمن راجگان راجوری۔ جموں کے ایک مسلمان راجے کے مکان کا نام ہے جو وزیر آباد میں جانب شمال برلب پلکھو واقع ہے)۔ ہزاروں آدمی تھے۔ مجھ سے کہا گیا کہ حافظ صاحب جو "اللہ والا" کہتا ہے سو سچ ہے؟ میں نے کہا ہاں سچ ہے۔ کہنے لگے پھر کھڑے ہو کر سب لوگوں کو سنا دیں۔ اب میں نے کھڑے ہو کر سب لوگوں کو السلام علیکم کہا۔ پھر کہا کہ میری ایک بات سن لیں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جو قرآن مجید میں آیا ہے اور جیسا حدیث شریف میں نزول مسیح لکھا ہے مانتا ہوں۔ جو نہیں مانتا اس کو میں بے ایمان جانتا ہوں۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ تالی بجنی شروع ہو گئی اور ہر طرف سے مبارک کی آواز آنے لگی۔ میں جانتا تھا کہ اس فقرہ کا کیا مطلب ہے اور اس مجلس میں کوئی نہ جان سکا۔ مگر میری برادری کا ایک شخص حکیم سلطان علی نامی تھا جو میری باتوں کو سمجھتا تھا۔ میں نے کہا اگر وہ ہے تو سمجھ گیا ہو گا۔ خیر میں تو اتنا کہہ کر جلدی سے نکل گیا۔ بعد میں اس حکیم مذکور نے راجہ صاحب کو کہا۔ راجہ صاحب! یہ تو سب کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر چلا گیا ہے۔ راجہ صاحب نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ ان کو بلاؤ۔ میں اس کی تشریح کراتا ہوں۔ اتنے میں مَیں تو ثمن کا خارجی دروازہ نکل چکا تھا۔ اب بازار کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ نکل گیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میرا تعاقب کریں گے۔ مگر خیر میں گھر پہنچ گیا۔ صبح ابھی نماز سے فارغ ہی ہوا تھا کہ راجہ صاحب کا ایک خاص گماشتہ میرے پاس پہنچا اور کہا کہ راجہ صاحب فرماتے ہیں کہ جو لفظ تم نے رات بر سر اجلاس کہے تھے وہ ہمارے لئے تسلّی بخش نہیں۔ تم مرزا صاحب کو کافر کہو۔ میں نے کہا میں کیوں کافر کہوں؟ اس نے کہا چونکہ سارے مولوی مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں اس لئے تم بھی کہو۔ میں نے کہا چونکہ مولوی مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں اس لئے میں بھی ان...... کو کافر کہتا ہوں۔ میری مراد "اُن" کے لفظ سے مولوی تھے۔ خیر یہ سن کر خوش ہو کر وہ شخص راجہ صاحب کے پاس چلا گیا۔ وہ معاملہ پھر حکیم مذکور کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے کہا لو اور اندھیر مچ گیا اس نے تو مولویوں کو کافر کہا ہے۔ یہ واقعہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میں پیش کیا تو حضور کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ فرمایا کہ آپ نے خوب وقت شناسی کی۔

آمدم برسر مطلب۔ غرض تیسری دفعہ پھر راجہ صاحب کا گماشتہ میرے پاس پہنچا۔ چونکہ اس گفتگو میں تین دن گزر چکے تھے۔ کچھ میرا دل بھی دلیر ہو گیا۔ پھر اس نے یہی سوال کیا کہ مرزا صاحب کو اس طرح کہو کہ میں مرزا صاحب کو کافر جانتا ہوں۔ پھر تو میں نے صاف کہہ دیا کہ مرزا صاحب کو جو کافر کہتے ہیں میں ان سب کو کافر کہتا ہوں۔ اب تو اس بناء پر اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وہ مجھ سے ناامید ہو گئے اور میں ان سے ناامید ہو گیا۔ اب تو سارے شہر نے اتفاق کر کے حافظ عبدالمنان صاحب اہلحدیث کے سرگروہ سے مشورہ کر کے مجھ پر دیوانی اور فوجداری مقدمے اس بنا پر دائر کئے کہ اب یہ کافر ہو چکا ہے۔ اس کا مال لُوٹ لینا یا جھوٹ بول کر چھین لینا جس طرح بھی ہو سکے اس کو نقصان پہنچانا موجب ثواب ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آجکل کے پاکستان کے بدبخت مولویوں کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ یہی کچھ ہو رہا ہے وہاں۔ حیرت انگیز بات ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کتنی دور جا پڑے ہیں کہ جھوٹ بول کر مال چھین لینا، جھوٹے وعدے دے کر ان کی چیزیں قبول کر کے پھر ان کو واپس نہ کرنا موجب ثواب ہے۔" چنانچہ میرے پر ہر قسم کے اتہامات لگائے گئے اور مقدمے کئے گئے جس کی تفصیل موجب تطویل ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے مکان جو میں نے اپنی گرہ سے بنوائے تھے اور میرے نام ہی اینٹوں کی فروخت اور لکڑی کی فروخت درج تھی سب کچھ انہوں نے جھوٹ بول کر میرے سے چھین لئے۔

اسی دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت الہام ہوا جب مولوی عبدالکریم صاحبؓ خطبہ میں لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ پڑھ رہے تھے۔ "وزیر آباد پر لعنت پڑی"۔ یہ میرے پر مقدمہ کرنے کی بدولت جو مخالفوں نے جھوٹ بول بول کر نقصان پہنچایا، الہام ہوا تھا۔ جب میرے مکان چھینے گئے تو مجھے الہاماً فرمایا گیا۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا اور وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ...... آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے قادیان میں سب کچھ عطا کر دیا۔ خدا نے مکان بھی دیا۔ اولاد بھی دی۔ اور میں اب تک زندہ موجود ہوں اور اَسّی سال یا کچھ زائد عمر ہو چکی ہے۔ اور میرے مخالفین مقدمہ کرنے والے جو بعض نوعمر تھے بمعہ عیال اطفال تباہ ہو چکے ہیں اور بعض ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ (روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۱۔ صفحہ ۲۳۶ تا ۲۴۴)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے موقع پر عالمی بیعت کا ایک روح پرور منظر

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء پر سامعین کا ایک اور منظر

من ظلم معاہداً اَوِانتَقَصَہُ اوکلفہ فَوقَ الطَّاقَۃِ او اخذمنہ شینا بغیر طیب نفسہ فانا حجیجہُ یوم القیامۃ (ابوداؤد)

یعنی جو مسلمان کسی ایسے کافر پر ظلم کرے گا جس سے صلح کے عہد و پیان ہو چکے ہیں یا اس کو نقصان پہنچائے گا یا اس کی طاقت سے بڑھ کر اس پر بوجھ ڈالے گا یا اس کی مرضی کے بغیر اس کی کوئی چیز لے گا تو اے مسلمانو سن لو میں قیامت کے دن اسی معاہد کافر کی طرف سے اس مسلمان کے خلاف انصاف چاہوں گا۔

جہاد بالسیف کے متعلق آنحضرت ﷺ کا سختی سے ارشاد تھا کہ یہ جہاد صرف دین کی حفاظت کیلئے ہی ہو گا اس کے سوا کوئی اور نیت سخت مکروہ اور ناجائز ہو گی آپ کا عام اعلان تھا کہ جو شخص دنیوی لالچ میں لڑائی کے اظہار کیلئے جنگ کیلئے نکلے گا وہ گناہگار ہو گا۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان جنگجو عموماً لوٹ مار کرتے تھے حالانکہ یہ بات جھوٹ اور سخت قسم کی تاریخی بددیانتی ہے مسلمان ہرگز لوٹ مار نہیں کرتے تھے بلکہ حالت جنگ میں بھی لوٹ مار کو آنحضرت ﷺ نے جرم قرار دے دیا تھا چنانچہ ابتدائی دور میں ایک جہاد کے سفر میں بھوک سے تنگ آکر بعض مسلمانوں نے کسی کے گلہ میں سے دو چار بکریاں پکڑ کر ذبح کر لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے غصہ میں ہانڈیوں کو اُلٹا دیا اور گوشت کو مٹی میں مسلتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوٹ کا مال ہے تمہارے لئے کس نے حلال کیا ہے یہ تو ایک مردار سے بڑھ کر نہیں۔ (بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ ۳۲۵)

پس یہ وہ آداب جنگ ہیں جو ایک مظلوم مسلمان قوم نے اسی قوم سے جنگ کیلئے مقرر کئے جو کہ اُن کی خون کی پیاسی تھی اس کے ہوتے کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے یا یہ کہ مسلمانوں کا مقصد غیر مسلموں سے لوٹ مار کرنا اور دہشت پھیلانا تھا دین اسلام تو دین امن ہے اور داعی اسلام رحمۃ للعالمین ہیں اللھم صل علی محمد و علیٰ ال محمد۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

اطلاع: ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات میں کارکنان بدر کی مصروفیات کی وجہ سے شمارہ ہذا دو اشاعتوں پر مشتمل اکٹھا کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ قارئین مطلع رہیں۔ (ادارہ)

عشق الٰہی

جب سے کائنات بنی ہے۔ محبت کا سلسلہ جاری ہے یہ انسانوں میں بھی ہے اور حیوانات میں بھی ہے دشمنی کی بناء پر دو عالمگیر جنگیں ہوئیں مگر محبت کے تقاضے بھی کم نہیں ہیں بلکہ ایک سے ایک بڑھ کر قصہ ہے کسی ملک نے خوراک اپنے محبّ کو دی کسی نے اقتصادی امداد کر دی یہ نظام جاری و ساری ہے اور روز اوّل سے لے کر روز آخر تک رہے گا۔ انسان کی فطرت میں اللہ رب العالمین نے محبت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ پہلے واقفیت ہوتی ہے پھر پیار ہوتا ہے جو رشتوں میں بھی تبدیل ہو جاتا ہے مگر پیار کی حد جہاں ختم ہوتی ہے وہاں عشق ہو جاتا ہے۔ عشق مطلب کا بھی ہوتا ہے عشق اندھا بھی ہوتا ہے عشق حقیقی بھی ہوتا ہے۔ دنیا میں میں نے جس قدر انسانوں کا مطالعہ کیا ہے مجھے آج تک کوئی ایک وجود بھی ایسا نہیں ملا کیا مرد کیا عورت جس کو عشق نہ ہو مگر ہر ایک کا عشق مختلف ہے کسی کو جنس سے ہے تو کسی کو دولت سے کسی کو لباس سے ہے تو کسی کو خوراک سے کسی کو شکار کھیلنے سے ہے تو کسی کو اچھی سواری سے۔ ہر عاشق اپنے معشوق کی خوبیاں بیان کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ مبالغہ سے بھی کام لیتا ہے کیونکہ جس کی آنکھ جس کو بھاتی ہے اور اس کی جس خوبی کو اچھا سمجھتی ہے اس کے مقابلہ پر کسی کو پسند نہیں کرتی اسی لئے مشہور ہے کہ مجنوں سے کسی نے سوال کیا لیلیٰ کالی ہے اس نے کہا تیری آنکھ دیکھنے والی نہیں ہے کیونکہ اس کی نظر میں وہ حسین و جمیل تھی۔

ہر محب اپنے محبوب کی تعریف کرتا ہے ہر عاشق اپنے معشوق کی تعریف کرتا ہے اور اس کی کوئی ایک ادا پسند ہوتی ہے جو وقت کے ساتھ بدل بھی جاتی ہے جس میں کمی بھی آجاتی ہے مگر اس دنیا میں انسانوں کا ایک گروہ ایسا بھی گزرا ہے جنہوں نے ایسا عشق کیا کہ ہزاروں نہیں لاکھوں انسان عاشق بنا دیئے یہ خدا تعالیٰ کے پاک اور مقدس انبیاء علیہم السلام کا گروہ ہے جنہوں نے رب العالمین سے خود عشق کیا اور خدا تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہو کر خود محبوب بن گئے اور ان کی تعلیم پر عمل کر کے ہر زمانے کے انسان مقرب الٰہی ہو گئے۔

ان تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے بڑا مقام ہمارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے عاشق صادق تھے کیونکہ انہوں نے اس ہستی سے عشق کیا جس میں کسی طرح سے کسی وقت کوئی کمی نہیں آتی بلکہ وہ مرتا بھی نہیں جبکہ دنیاوی عشق کرنے والوں کا معشوق مر جاتا ہے وہ اس کے برعکس زندہ ہے ہمیشہ رہنے والی ذات ہے اور اس کے فضل سے سب کو زندگی ملتی ہے اور وہی سب کو قائم رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

پس اگر کسی نے عشق کرنا ہے کسی نے محبوب بننا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرے اور جس طرح آپ زندگی میں عمل کرتے تھے اس طرح کے اعمال کرے یقیناً وہ خدا تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا ہزاروں اولیائے کرام مجدد دین، محدثین نے اس نسخہ پر عمل کیا کوئی داتا صاحب بن گیا کوئی مجدد الف ثانی ہو گیا تو کوئی سید احمد بریلوی۔

پس اے عشق کرنے والو! غور کرو۔ سوچو اور فکر کرو اس مقدس رسول کی زندگی پر جو ایک کامیاب عاشق تھا۔ جس نے عشق کرنے کے گر سکھائے جس کا کامیاب عشق تھا آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود جب اس محبوب کا نام زبان پر آتا ہے تو بے ساختہ دل سے آواز آتی ہے "صلی اللہ علیہ وسلم" جس کا مرتبہ اس قدر ہے کہ جو ایک دفعہ درود بھیجتا ہے خدا تعالیٰ اس کو دس نیکیوں کا اجر عطا فرماتا ہے۔ وہ خود کامل عاشق تھا اور اس کے ذریعہ ہزاروں نہیں لاکھوں انسان عاشق خدا اور عاشق رسول بن گئے۔ پس مطالعہ کریں سوانح محمد کا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عمل کریں اِس کی تعلیم لائی ہوئی پر یقیناً آپ سچے عاشق بن جائیں گے اور وہ محبوب ہستی آپ سے پیار کرنے لگ جائے گی کیونکہ جس قدر عاشق معشوق کی بات مانتا ہے اس قدر اس پر مہربان ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ دنیا جہاں میں سب سے زیادہ مہربان ہے بار بار رحم کرتا ہے۔ بن مانگے ہزاروں نعمتیں دیں اور مانگنے پر بھی ہمیشہ دیا بہت وفادار ہے بہت راز دار ہے بہت پردہ پوش ہے۔

ہر رنگ میں مددگار ہے۔ اسی کے فضل کے سہارے سب زندہ ہیں وہ سب کو قائم رکھتا ہے اللہ کرے ہم اس کے مقرب بندے بن جائیں ہم سب اس کے محبّ ہوں اور وہ ہمارا محبوب ہو جائے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہر کام کا ہر رنگ میں انجام بخیر ہو وہ ہم سے راضی ہو جائے اور ہم سب کو اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق مل جائے۔ (عبدالمالک نمائندہ الفضل ربوہ)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBB... CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/- 200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 5/12th October 2000 Issue No :40/41

تنزانین گورنمنٹ جماعت احمدیہ کی امن پسندی کو

قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے

(وزیر مملکت تنزانیہ کا جلسہ سالانہ تنزانیہ ۱۹۹۹ء سے خطاب اور خراج تحسین)

جماعت احمدیہ مسلمہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کا ۳۱واں جلسہ سالانہ ۲۴ر تا ۲۶ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو دارالسلام میں منعقد ہوا۔ آخری دن وزیر اعظم تنزانیہ کی نمائندگی میں وزیر مملکت جناب محمد سیف خاطب صاحب نے جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"عالمی جماعت احمدیہ کی تاریخ سے جس قدر میں واقف ہوں اس بنا پر میں جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ صرف آخرت کی بہتری کے لئے ہی نہیں بلکہ آپ سکولوں اور ہسپتالوں کے اجراء سے بھی بنی نوع انسان کی خدمت کررہے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں جماعت احمدیہ کی ان عظیم کاموں کی وجہ سے تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو کہ جماعت احمدیہ عام رعایا اور اپنے احباب کے فائدہ کے لئے کررہی ہے۔ انسان کو عبادت کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عام حالت، رزق اور صحت اچھی ہو۔ اسے صاحب علم بنایا جائے تاکہ وہ اچھے برے میں فرق کر سکے۔ پس میں جماعت احمدیہ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس کام اور ذمہ داری کو باحسن نبھارہی ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے اس عمل سے بہت خوش ہوں کہ آیت قرآنی کے مطابق کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے تنزانیہ میں قیام سے لے کر آج تک یہ جماعت حکومت وقت کے ساتھ تعاون کرنے میں پیش پیش ہے۔ اور یہ کہ دین کو سیاست کے ساتھ نہیں ملاتی اور ملک میں بدامنی پیدا کرنے والے کسی کام میں شریک نہیں ہوتی۔ اے احباب جماعت احمدیہ آپ بہت ہی قابل تعریف ہیں۔ میں گورنمنٹ کی نمائندگی میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ آپ ملک اور قوم کی بہتری کے لئے اتحاد، سلامتی اور امن کے قیام میں کوشاں رہیں۔ میں اس عزت پر نازاں ہوں جو آپ نے مجھے اس اجلاس کا مہمان خصوصی بنا کر دی ہے۔ عزت مآب وزیر اعظم صاحب کی طرف سے بھی بہت بہت سلام جو اپنی مصروفیات کے باعث اس اجلاس میں حاضر نہیں ہوسکے۔

جلسہ کی انتظامیہ نے مجھے بتایا ہے کہ جلسہ کا ایک مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی یاد دہانی کروانا ہے۔ یہ بہت ہی نیک عزم ہے جس میں انشاء اللہ آپ کامیاب ہونگے۔ اس نیک کام میں گورنمنٹ آپ کی بھرپور تائید کرتی ہے۔

ملکی قانون شہریوں کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ کسی بھی مذہب اور فرقے میں شامل ہوں۔ ہمارے ملک میں قانون کی بالادستی ہے۔ جو ہر شخص کو آزادیٔ مذہب اور تبلیغ کی ضمانت دیتا ہے۔ ایک مذہب کا ایمان دوسرے کے نزدیک کفر ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپس میں برداشت کا مادہ ہونا چاہئے۔ میرا مشورہ ہے کہ اس آزادی کا غلط استعمال نہ ہو۔ تبلیغ کرنے والے میٹھی اور اتحاد کی زبان استعمال کریں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں خداتعالیٰ کا حکم ہے کہ "تو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کی راہ کی طرف بلا۔ اور اسی طریق سے جو سب سے اچھا ہے ان سے بحث کر"۔ (النحل:۱۲۶)

تمام مذاہب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے مذہبی رہنماؤں سے میری درخواست ہے کہ خرابیوں اور برائیوں کے خاتمہ کے لئے گورنمنٹ سے تعاون کریں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کے ممالک میں سکول اور ہسپتالز کے قیام میں پیش پیش ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ تنزانیہ میں بھی ایسے ادارہ جات کا قیام کریں۔ یہاں بہت گنجائش موجود ہے۔ ملک اور قوم کی بہتری کی کوششوں کو خوش آمدید کہا جائے گا۔

پس گورنمنٹ کو امید ہے کہ جماعت احمدیہ ملک و قوم کی خدمات کے لئے اپنی کوششوں میں مزید اضافہ کرے گی اور وہ اچھے کام جو آپ نے سالہا سال پہلے شروع کئے تھے ان کو جاری رکھیں گے اور اپنی تبلیغ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کا کام جاری رکھیں گے۔ اس موقع پر میں دیگر فرقوں کے لوگوں سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ قیام امن اور ملکی یکجہتی میں حصہ لیں۔ کیونکہ امن و سلامتی کے بغیر عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

آخر پر میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کی صحت سلامتی اور کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔ ایک بار پھر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہ عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابیوں پر کامیابیاں عطا فرمائے اور سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو"۔

(Mapenzi ya Mungu- November 1999 P 1)

(بحوالہ الفضل انٹر نیشنل لندن)

کیا تم نے بھی اس کو دیکھا ہے

اک پردہ سیمیں پر لوگو
یہ چاند سا چہرہ کس کا ہے
روشن ان شہروں کی گلیاں
جن گلیوں میں وہ گھوما ہے
اسے عید کے چاند کے کنگن نے
جلتی آنکھوں سے ڈھونڈا ہے
اس دلہن جیسے شہر کو کیوں؟
تنہا جلنے کو چھوڑا ہے
گل پھول نچھاور کیا کرتے
وہ آپ بہاروں جیسا ہے
تم سوچ سکو تو سوچو اسے
کیا بتلاؤں وہ کیسا ہے
اک برق ہے وہ اک بادل ہے
اک دھوپ ہے وہ اک برکھا ہے
اک جلتا دیا روشن روشن
جو دل کے افق پہ رکھا ہے
وہ ایک دعا میرے دل کی
جسے میں نے خدا سے مانگا ہے
اک پیڑ گھنی چھاؤں جس کی
جگ اس کی گود میں بیٹھا ہے
وہ ایک مقدس لے جس نے
دل کے تاروں کو چھیڑا ہے
اک گیت نیا سنگیت نیا
اک سرمدی نغمہ ابھرا ہے
اک تاباں سورج جیسا ہے
جو آج افق پر چمکا ہے
اک سچ ہے حقیقت ہے عظمت
کیا تم نے بھی اس کو دیکھا ہے

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509